حضرت عیسیٰ المسیح کی انجیل شریف
معرفت حضرت مرقس

۲۷ پاروں میں سے پارہ نمبر ۲

رکوع ۱

حضرت یحییٰ اصطباغ دینے والے کی تبلیغ

(۱) سیدنا عیسیٰ المسیح ابن اللہ کی انجیل کا شروع۔
(۲) جیسا یسعیاہ نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ
دیکھو میں اپنا پیغمبر تمہارے آگے بھیجتا ہوں
جو تمہاری راہ تیار کرے گا۔
(۳) بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ
پروردگارِ عالم کی راہ تیار کرو۔
اس کے راستے سیدھے بناؤ۔

(۴) حضرت یحییٰ تشریف لائے اور بیابان میں اصطباغ دیتے اور گناہوں کی معافی کے لئے توبہ کے اصطباغ کی تبلیغ فرماتے تھے۔ (۵) یہودیہ کے ملک کے سب لوگ اور یروشلیم کے سب رہنے والے نکل کر ان کے پاس گئے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرکے دریائے یردن میں آپ سے اصطباغ کا شرف حاصل کیا۔ (۶) حضرت یحییٰ اونٹ کے بالوں کا لباس پہنے اور چمڑے کا پٹکا اپنی کمر سے باندھے رہتے اور ٹڈیاں اور جنگلی شہد کھاتے تھے۔ (۷) اور یہ تبلیغ کرتے تھے کہ میرے بعد وہ شخص آنے والا ہے جو مجھ سے زور آور ہے۔ میں اس لائق نہیں کہ جھک کر ان کی جوتیوں کا تسمہ کھولوں۔ (۸) میں نے تم کو پانی سے اصطباغ دیا مگر وہ تم کو روحِ پاک سے اصطباغ دینگے۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کا اصطباغ اور آزمائش

(۹)ان دنوں ایسا ہوا کہ سیدنا عیسیٰ نے گلیل کے ناصرۃ سے آکر یردن میں حضرت یحییٰ سے اصطباغ لیا۔(۱۰)جب آپ پانی سے نکل کر اوپر تشریف لائے تو فی الفور سیدنا عیسیٰ نے آسمان کو پھٹتے اور روحِ پاک کو کبوتر کی مانند اپنے اوپر اترتے دیکھا۔(۱۱) اور آسمان سے آواز آئی کہ تم میرے پیارے ابن ہو۔ تم سے میں راضی ہوں۔

(۱۲)فی الفور روحِ پاک کی تحریک سے آپ بیابان میں بھیج دئیے گئے۔(۱۳)آپ بیابان میں چالیس دن ابلیس مردود سے آزمائے گئے اور جنگلی جانوروں کے ساتھ قیام کیا اور فرشتے آپ کی خدمتِ مبارک میں مشغول رہے۔

چار ماہی گیروں کی بیعت

(۱۴) پھر حضرت یحییٰ کے پکڑوائے جانے کے بعد سیدنا عیسیٰ نے گلیل میں آکر پروردگارِ عالم کی خوشخبری کی تبلیغ فرمائی۔(۱۵)فرمایا کہ وقت پورا ہو گیا ہے اور پروردگار کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔ توبہ کرو اور خوشخبری پر ایمان لاؤ۔

(۱۶)گلیل کی جھیل کے کنارے کنارے تشریف لے جاتے ہوئے آپ نے حضرت شمعون اور ان کے بھائی حضرت اندریاس کو جھیل میں جال ڈالتے دیکھا کیونکہ وہ ماہی گیر تھے۔(۱۷)سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ میرے پیچھے چلے آؤ تو میں تم کو آدم گیر بناؤں گا۔(۱۸) وہ فی الفور جال چھوڑ کر آپ کے پیچھے ہو لئے۔(۱۹) اور تھوڑی دور بڑھ کر آپ نے زبدی کے صاحبزادے حضرت یعقوب اور ان کے بھائی حضرت یحییٰ (یحییٰ اصطباغی نہیں) کو کشتی پر جالوں کی مرمت کرتے دیکھا۔(۲۰) آپ نے فی الفور ان کو بلایا اور وہ اپنے والد کو کشتی پر مزدوروں کے ساتھ چھوڑ کر آپ کے پیچھے ہو لئے۔

ناپاک روح والا شخص

(۲۱) پھر آپ کفر نحوم میں تشریف لائے اور فی الفور سبت کے دن عبادت خانہ میں جا کر تعلیم دینے لگے۔(۲۲) اور لوگ آپ کی تعلیم سے حیران ہوئے کیونکہ آپ ان کو فقہ کے عالموں کی طرح نہیں بلکہ صاحبِ اختیار کی طرح تعلیم ارشاد فرماتے تھے۔(۲۳) فی الفور ان کے عبادت خانہ میں ایک شخص ملا جس میں ناپاک روح تھی۔ وہ یوں کہہ کر چلایا۔(۲۴) کہ اے عیسیٰ ناصری! ہمیں آپ سے کیا کام؟ کیا آپ ہم کو ہلاک کرنے آئے ہیں؟ میں آپ کو جانتا ہوں کہ آپ کون ہیں۔ پروردگار کے قدوس ہیں۔(۲۵) سیدنا عیسیٰ نے اسے جھڑک کر فرمایا چپ رہو اور اس میں سے نکل جاؤ۔ پس وہ ناپاک روح اسے مروڑ کر اور بڑی آواز سے چلا کر اس میں سے نکل گئی۔(۲۷) اور سب لوگ حیران ہوئے اور آپس میں یہ کہہ کر بحث کرنے لگے کہ یہ کیا ہے؟ یہ تو نئی تعلیم ہے! وہ ناپاک روحوں کو بھی اختیار کے ساتھ حکم دیتے ہیں اور وہ ان کا حکم مانتی ہیں۔(۲۸) فی الفور آپ کی شہرت گلیل کی اس تمام نواحی میں ہر جگہ پھیل گئی۔

بہت سے لوگوں کو شفا عطا فرمانا

(۲۹) اور آپ فی الفور عبادت خانہ سے نکل کر حضرت یعقوب اور حضرت یوحنا کے ساتھ حضرت شمعون اور حضرت اندریاس کے گھر تشریف لائے۔(۳۰)حضرت شمعون کی ساس تپ میں پڑیں تھیں اور انہوں نے فی الفور آپ کو خبر دی۔ آپ نے پاس جا کر اور ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اٹھایا اور تپ ان پر سے اتر گئی اور وہ ان کی خدمت کرنے لگیں۔

(۳۱) شام کو جب سورج ڈوب گیا تو لوگ سب بیماروں کو اور ان کو جن میں بدروحیں تھیں آپ کے پاس لائے۔ (۳۳) اور سارا شہر دروازہ پر جمع ہو گیا۔(۳۴) اور آپ نے بہتوں کو جو طرح طرح کی بیماروں میں گرفتار تھے شفا عطا فرمائی اور بہت سی بدروحوں کو نکالا اور بدروحوں کو بولنے نہ دیا کیونکہ وہ آپ کو پہچانتی تھیں۔

گلیل میں تبلیغ

(۳۵) اور صبح ہی دن نکلنے سے بہت پہلے آپ اٹھ کر تشریف لے گئے اور ایک ویران جگہ میں گئے اور وہاں دعا کی ۔ (۳۶)حضرت شمعون اور ان کے ساتھی آپ کے پیچھے گئے۔(۳۷) اور جب آپ ملے تو آپ سے کہا کہ سب لوگ آپ کو ڈھونڈرہے ہیں۔(۳۸) آپ نے ان سے فرمایا آؤ ہم اور کہیں آس پاس کے شہروں میں چلیں تاکہ میں وہاں بھی تبلیغ کا کام سر انجام دوں کیونکہ میں اس لئے نکلا ہوں۔ (۳۹) اور آپ تمام گلیل میں ان کے عبادت خانوں میں تشریف لے جا کر تبلیغ کرتے اور بدروحوں کو نکالتے رہے۔

شافعِ محشر سیدنا عیسیٰ المسیح ایک شخص کو شفا عطا فرماتے ہیں

(۴۰)ایک کوڑھی نے آپ کے پاس آکر آپ کی منت کی آپ کے سامنے گھٹنے ٹیک کر آپ سے کہا اگر آپ چاہیں تو مجھے پاک صاف کر سکتے ہیں۔ (۴۱) آپ نے اس پر ترس کھا کر ہاتھ بڑھایا اور اسے چھو کر اس سے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں ، کہ تم پاک صاف ہو جاؤ۔ (۴۲)اور فی الفور اس کا کوڑھ جاتا رہا اور وہ پاک صاف ہو گیا۔ (۴۳) اور آپ نے اسے تاکید کرکے فی الفور رخصت کیا۔(۴۴) اور آپ نے اس سے فرمایا کہ خبردار کسی سے کچھ نہ کہنا مگر جا کر اپنے تیئں امام کو دکھاؤ اور اپنے پاک صاف ہوجانے کی بابت ان چیزوں کو جو موسیٰ نے مقرر کیں نذر گذرانو تاکہ ان کے لئے گواہی ہو۔(۴۵) لیکن وہ باہر جا کر بہت چرچا کرنے لگا اور اس بات کو ایسا مشہور کیا کہ سیدنا عیسیٰ المسیح شہر میں پھر ظاہراً داخل نہ ہوسکے بلکہ باہر ویران مقاموں میں رہے اور لوگ چاروں طرف سے آپ کے پاس آتے تھے

رکوع ۲

مفلوج کو شفا نرینہ عطا فرمانا

(۱) کئی دن بعد جب آپ کفر نحوم میں پھر تشریف لائے تو سنا گیا کہ آپ گھر میں ہیں۔ (۲) پھر اتنے آدمی جمع ہوگئے کہ دروازے کے پاس بھی جگہ نہ رہی اور آپ ان کو درس دے رہے تھے۔ (۳) اور لوگ ایک مفلوج کو چار آدمیوں سے اٹھوا کر آپ کے پاس لائے۔ (۴) مگر جب وہ بھیڑ کے سبب سے آپ کے نزدیک نہ آسکے تو انہوں نے اس چھت کو جہاں آپ تھے کھول دیا اور اسے

ادھیڑ کو اس چار پائی کو جس پر مفلوج لیٹا تھا لٹکادیا۔ (۵) سید نا عیسیٰ نے ان کا ایمان دیکھ کر مفلوج سے کہا بیٹا تمہارے گناہ معاف ہوئے ۔(۶) مگر وہاں بعض فقیہ جو بیٹھے تھے۔ وہ اپنے دلوں میں سوچنے لگے کہ ۔(۷) آپ کیوں ایسا کہتے ہیں ؟ کفر بکتے ہیں پروردگار کے سوا گناہ کون معاف کرسکتا ہے؟ (۸) اور فی الفور سید نا عیسیٰ نے اپنی روح سے معلوم کرکے کہ وہ اپنے دلوں میں یوں سوچتے ہیں ان سے فرمایا تم کیوں اپنے دلوں میں یہ باتیں سوچتے ہو؟ (۹) آسان کیا ہے؟ مفلوج سے یہ کہنا کہ تمہارے گناہ معاف ہوئے یہ یا کہنا کہ اٹھو اور اپنی چارپائی اٹھا کر چلو پھرو۔؟ (۱۰) لیکن اس لئے کہ تم جانو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے (آپ نے اس مفلوج سے فرمایا)۔(۱۱) میں تم سے کہتا ہوں کہ اٹھو اپنی چارپائی اٹھا کر اپنے گھر چلے جاؤ۔ (۱۲) اور وہ اٹھا فی الفور چارپائی اٹھا کر ان سب کے سامنے باہر چلا گیا۔ چنانچہ وہ سب حیران ہوگئے اور تمجیدِ باری تعالیٰ کرکے کہنے لگے ہم نے ایسا کبھی نہیں دیکھا تھا۔

حضرت لاوی (متی) کی بیعت

(۱۳) آپ پھر باہر جھیل کے کنارے گئے اور ساری عوام الناس آپ کے پاس آئی اور آپ ان کو درس عطا فرمانے لگے ۔(۱۴) جب آپ تشریف لے جارہے تھے تو آپ نے حلفئی کے بیٹے لاوی کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اس سے فرمایا میرے پیچھے ہولو۔ پس وہ اٹھ کر آپ کے پیچھے ہولئے۔ (۱۵) اور یوں ہوا کہ آپ اس کے گھر میں طعام کرنے کے لئے نشست فرمائی اور بہت سے محصول لینے والے اور گنہگار لوگ سید نا عیسیٰ اور آپ کے صاحبہ کرام کے ساتھ کھانے بیٹھے کیونکہ وہ بہت تھے اور آپ کے پیچھے ہولئے تھے۔(۱۶) اور یہودی عالم دین اور فقیہ کے عالموں نے آپ کو گنہگاروں اور محصول لینے والوں کے ساتھ کھاتے دیکھ کر آپ کے صاحبہ کرام سے کہا یہ تو محصول لینے والوں اور گنہگاروں کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں۔ (۱۷) سید نا عیسیٰ نے یہ سن کر ان سے فرمایا تندرستوں کو طبیب کی ضرورت نہیں بلکہ بیماروں کو۔ میں متقی پرہیزگاروں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بلانے آیا ہوں۔

روزہ کے متعلق سوال

(۱۸) اور حضرت یحییٰ اصطباغی کے صحابی اور یہودی علماء دین روزہ سے تھے۔ انہوں نے آکر آپ سے فرمایا کہ حضرت یحییٰ کے صحابی اور علماء دین تو روزہ رکھتے ہیں لیکن آپ کے صحابی کیوں روزہ نہیں رکھتے؟ (۱۹) سید نا عیسیٰ نے ان سے فرمایا کیا براتی جب تک دلہا ان کے ساتھ ہے روزہ رکھ سکتے ہیں ؟ جس وقت تک دلہا ان کے ساتھ ہے وہ روزہ نہیں رکھ سکتے۔(۲۰) مگر وہ دن آئیں گے کہ دلہا ان سے جدا کیا جائے گا۔ اس وہ روزہ رکھیں گے ۔ (۲۱) کورے کپڑے کا پیوند پرانی پوشاک پر کوئی نہیں لگاتا۔ نہیں تو وہ پیوند اس پوشاک میں شے کچھ کھینچ لے گا یعنی نیا پرانی سے اور وہ زیادہ پھٹ جائے گی۔ (۲۲) اور نئی مے کو پرانی مشکوں میں کوئی نہیں بھرتا۔ نہیں تو مشکیں مے سے پھٹ جائیں گی اور مے اور مشکیں دونوں برباد ہوجائیں گی بلکہ نئی مے کو نئی مشکوں میں بھرتے ہیں۔

سبت کے بارے سوال

(۲۳) اور یوں ہوا کہ آپ سبت کے دن کھیتوں میں ہوکر تشریف لے جارہے تھے اور آپ کے رسول راہ میں چلتے ہوئے بالیں توڑنے لگے۔(۲۴) اور یہودی علماء دین نے آپ سے کہا دیکھیئے یہ سبت کے دن وہ کام کیوں کرتے ہیں جو جائز نہیں ؟ (۲۵) آپ نے ان سے فرمایا کیا تم نے کبھی نہیں پڑھا کہ داؤد نے کیا کیا جب اس کو اور اس کے ساتھیوں کو ضرورت ہوئی اور وہ

بھوکے ہوئے؟ (۲۶) وہ کیوں کر ابیاتر امام اعظم کے دنوں میں پروردگار کے گھر میں گئے اور انہوں نے نذر کی روٹیاں کھائیں جن کو کھانا امام کے سوا اور کسی کو روا نہیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی دیں؟ (۲۷) اور آپ نے ان سے فرمایا سبت آدمی کے لئے بنا ہے نہ آدمی سبت کے لئے (۲۸) پس ابن آدم (یعنی سیدنا عیسیٰ) سبت کا بھی مالک ہے۔

رکوع ۳

سوکھے ہاتھ والا آدمی

(۱) اور آپ عبادت خانہ میں پھر داخل ہوئے اور وہاں ایک آدمی تھا جس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا۔ (۲) اور وہ آپ کی تاک میں رہے کہ اگر آپ اسے سبت کے دن شفا عطا فرمائیں تو آپ پر الزام لگائیں۔ (۳) آپ نے اس آدمی سے جس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا فرمایا بیچ میں کھڑے ہوجاؤ۔ (۴) اور ان سے فرمایا سبت کے دن نیکی کرنا جائز ہے یا بدی کرنا؟ جان بچانا یا قتل کرنا؟ وہ چپ رہ گئے۔ (۵) آپ نے ان کی سخت دلی کے سبب سے غمگین ہو کر اور چاروں طرف ان پر غصہ سے نظر کرکے اس آدمی سے فرمایا اپنا ہاتھ بڑھاؤ۔ اس نے بڑھایا اور اس کا ہاتھ درست ہوگیا۔ (۶) پھر یہودی علماء دین فی الفور باہر جا کر ہیرودیوں کے ساتھ آپ کے برخلاف مشورہ کرنے لگے کہ آپ کو کس طرح ہلاک کریں۔

جھیل کے پاس بڑی بھیڑ

(۷) سیدنا عیسیٰ المسیح اپنے صحابہ کرام کے ساتھ جھیل کی طرف تشریف لے گئے اور گلیل سے ایک بڑی بھیڑ پیچھے ہولی اور یہودیہ۔ (۸) اور یروشلیم اور ادومیہ سے اور یردن کے پار اور صور اور صیدا کے آس پاس سے ایک بڑی بھیڑ یہ سن کر کہ آپ کیسے بڑے کام کرتے ہیں آپ کے پاس آئی۔ (۹) پس آپ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا بھیڑ کی وجہ سے ایک چھوٹی کشتی میرے لئے تیار رہے تاکہ وہ مجھے دبا نہ ڈالیں۔ (۱۰) کیونکہ آپ نے بہت سے لوگوں کو شفا عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ جتنے لوگ سخت بیماروں میں گرفتار تھے آپ پر گرے پڑتے تھے کہ آپ کو چھولیں۔ (۱۱) اور ناپاک روحیں، جب آپ کو دیکھتی تھیں آپ کے آگے گر پڑتیں اور پکار کر کہتی تھیں کہ آپ " ابن اللہ " ہیں۔ اور آپ ان کو بڑی تاکید کرتے تھے کہ مجھے ظاہر نہ کرنا۔

بارہ صحابہ کرام کا انتخاب

(۱۳) پھر آپ ایک اونچی جگہ پر تشریف لے گئے جن کو آپ چاہتے تھے ان کو پاس بلایا اور وہ آپ کے پاس آئے۔ (۱۴) اور آپ نے بارہ کو مقرر کیا تاکہ آپ کے ساتھ رہیں اور آپ کو ان بھیجیں کہ تبلیغ کریں۔ (۱۵) بدروح کو نکالنے کا اختیار رکھیں۔ (۱۶) وہ یہ ہیں: حضرت شمعون جن کا نام حضرت پطرس رکھا۔ (۱۷) اور زبدی کے بیٹے حضرت یعقوب اور ان کے بھائی حضرت یحییٰ جن کا نام بوانرگس یعنی گرج کے بیٹے رکھا۔ (۱۸) اور حضرت اندریاس اور حضرت فلپس اور حضرت برتلمائی اور حضرت متی اور حضرت توما اور حلفئی کا بیٹا حضرت یعقوب اور حضرت تدی اور شمعون قنانی۔ (۱۹) اور یہوداہ اسکریوتی جس نے آپ کو پکڑوا بھی دیا۔

سیدنا عیسیٰ المسیح اور بعلز بول

آپ گھر میں تشریف لائے۔ (۲۰) اور اتنے لوگ پھر جمع ہوگئے کہ آپ کھانا بھی نہ کھا سکے۔ (۲۱) جب آپ کے متعلقین نے یہ سنا تو آپ کو پکڑنے کو نکلے کیونکہ کہتے تھے کہ آپ دیوانہ ہوگئے ہیں۔ (۲۲) اور فقیہ جو یروشلیم آئے تھے یہ کہتے تھے کہ آپ کے ساتھ بعلز بول ہے اور یہ بھی کہ آپ بدروحوں کے سردار کی مدد سے بدروحوں کو نکالتے ہیں۔ (۲۳) آپ ان کو پاس بلا کر ان سے تمثیلوں میں فرمانے لگے کہ شیطان کو شیطان کس طرح نکال سکتا ہے؟ (۲۴) اور اگر کسی سلطنت میں پھوٹ پڑجائے تو وہ سلطنت قائم نہیں رہ سکتی۔ (۲۵) اور اگر کسی گھر میں پھوٹ پڑجائے تو وہ گھر قائم نہ رہ سکے گا۔ (۲۶) اور اگر شیطان اپنا ہی مخالف ہو کر اپنے میں پھوٹ ڈالے تو وہ قائم نہیں رہ سکتا بلکہ اس کا خاتمہ ہوجائے گا۔ (۲۷) لیکن کوئی آدمی کسی زورآور کے گھر میں گھس کر اس کے اسباب کو لوٹ نہیں سکتا جب تک وہ پہلے اس زورآور کو نہ باندھ لے۔ تب اس کا گھر لوٹ لے گا۔ (۲۸) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بنی آدم کے سب گناہ اور جتنا کفر وہ بکتے ہیں معاف کیا جائے گا؟ (۲۹) لیکن جو کوئی روحِ پاک کے حق میں کفر بکے وہ ابد تک معافی نہ پائے گا بلکہ ابدی گناہ کا قصوروار ہے۔ (۳۰) کیونکہ وہ کہتے تھے کہ آپ میں ناپاک روح ہے۔

سیدنا عیسیٰ کی والدہ ماجدہ اور بھائی

(۳۱) پھر آپ کی والدہ ماجدہ اور آپ کے بھائی آئے اور باہر کھڑے ہو کر آپ کو بلوا بھیجا۔ (۳۲) اور بھیڑ آپ کے پاس بیٹھی تھی اور انہوں نے آپ سے کہا دیکھئے آپکی والدہ اور آپ کے بھائی باہر آپ کا پوچھتے ہیں۔ (۳۳) آپ نے ان کو جواب میں فرمایا میری ماں اور میرے بھائی کون ہیں؟ (۳۴) اور ان پر جو آپ کے گرد بیٹھے تھے نظر کر کے کہا دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں۔ (۳۵) کیونکہ جو کوئی رضائے الہیٰ پر چلے وہی میرا بھائی اور میری بہن اور میری ماں ہیں۔

رکوع ۴

بیج بونے والے کی تمثیل

(۱) آپ پھر جھیل کے کنارے درس دینے لگے اور آپ کے پاس ایسی بڑی بھیڑ جمع ہوگئی کہ آپ جھیل میں ایک کشتی میں جا بیٹھے اور ساری بھیڑ خشکی پر جھیل کے کنارے رہی۔ (۲) آپ ان کو تمثیل میں بہت سے باتیں سکھانے لگے اور اپنے درس میں ان سے فرمایا: (۳) سنو! دیکھو ایک بونے والا بیج بونے نکلا۔ (۴) اور بوتے وقت یوں ہوا کہ کچھ راہ کے کنارے گرے اور پرندوں نے آکر اسے چگ لیا۔ (۵) اور کچھ پتھریلی زمین پر گرا جہاں اسے بہت مٹی نہ ملی اور گہری مٹی نہ ملنے کے سبب سے جلد اگ آیا۔ (۶) اور جب سورج نکلا تو جل گیا اور جڑ نہ ہونے کے سبب سے سوکھ گیا۔ (۷) اور کچھ جھاڑیوں میں گرا اور جھاڑیوں نے بڑھ کر اسے دبالیا اور وہ پھل نہ لایا۔ (۹) پھر آپ نے فرمایا جس کے سننے کے کان ہوں، وہ سن لے۔

تماثیل کا مقصد

(۱۰) جب آپ اکیلے رہ گئے تو آپ کے ساتھیوں نے ان بارہ سمیت صحابہ کرام ان تمثیلوں کی بابت پوچھا۔ (۱۱) آپ نے ان سے فرمایا کہ تم کو، پروردگار کی بادشاہی کا بھید دیا گیا ہے مگر ان کے لئے جو باہر ہیں سب باتیں تمثیلوں میں ہوتی ہیں۔ (۱۲) تاکہ وہ دیکھتے ہوئے دیکھیں اور معلوم نہ کریں اور سنتے ہوئے سنیں اور نہ سمجھیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ رجوع لائیں اور معافی پائیں۔

بیج بونے والے کی تمثیل کا مطلب

(۱۳) پھر آپ نے ان سے فرمایا کیا تم یہ تمثیل نہیں سمجھے؟ پھر سب تمثیلوں کو کیونکر سمجھو گے؟ (۱۴) بونے والا کلام اللہ بوتا ہے۔ (۱۵) جو راہ کے کنارے ہیں جہاں کلام اللہ بویا جاتا ہے وہ یہ ہیں کہ جب انہوں نے سنا تو شیطان فی الفور آکر اس کلام کو جو ان میں بویا گیا تھا اٹھالے جاتا ہے؟ (۱۶) اور اسی طرح جو پتھریلی زمین میں بوئے گئے یہ وہ ہیں جو کلام اللہ کو سن کر فی الفور خوشی سے قبول کرلیتے ہیں۔ (۱۷) اور اپنے اندر جڑ نہیں رکھتے بلکہ چند روزہ ہیں۔ پھر جب کلام کے سبب سے مصیبت یا ظلم برپا ہوتا ہے تو فی الفور ٹھوکر کھاتے ہیں۔ (۱۸) اور جو جھاڑیوں میں بوئے گئے وہ اور ہیں۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے کلام سنا۔ (۱۹) اور دنیا کی فکر اور دولت کا فریب اور، اور چیزوں کا لالچ داخل ہو کر کلام کو دبا دیتے ہیں اور وہ بے پھل رہ جاتا ہے۔ (۲۰) اور جو اچھی زمین میں بوئے گئے یہ وہ ہیں جو کلام کو سنتے اور قبول کرتے اور پھل لاتے ہیں۔ کوئی تیس گنا کوئی ساٹھ گنا۔ کوئی سو گنا۔

چراغ پیمانہ کے نیچے

(۲۱) اور آپ نے ان سے فرمایا کیا چراغ اس لئے لاتے ہیں کہ پیمانہ یا پلنگ کے نیچے رکھا جائے؟ کیا اس لئے نہیں کہ چراغدان پر رکھا جائے؟ (۲۲) کیونکہ کوئی چیز چھپی نہیں مگر اس لئے کہ ظاہر ہوجائے اور پوشیدہ نہیں ہوئی مگر اس لئے کہ ظہور میں آئے۔ (۲۳) اگر کسی کے سننے کے کان ہوں تو سن لے۔ (۲۴) پھر آپ نے ان سے فرمایا خبردار رہو کہ کیا سنتے ہو۔ جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے لئے ناپا جائے گا اور تم کو زیادہ دیا جائے گا۔ (۲۵) کیونکہ جس کے پاس ہے اسے دیا جائے گا اور جس کے پاس نہیں ہے اس سے وہ بھی جو اس کے پاس ہے لے لیا جائے گا۔

ایک بڑھنے والے بیج کی تمثیل

(۲۶) آپ نے ان سے فرمایا پروردگار کی بادشاہی ایسی ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں بیج ڈالے۔ (۲۷) اور رات کو سوئے اور دن کو جاگے اور وہ بیج اس طرح اُگے اور بڑھے کہ وہ نہ جانے۔ (۲۸) زمین آپ سے آپ پھل لاتی ہے پہلے پتی، پھر بالیں، پھر بالوں میں تیار دانے۔ (۲۹) پھر جب اناج پک چکا تو وہ فی الفور درانتی لگاتا ہے کیونکہ کاٹنے کا وقت آپہنچا۔

رائی کے بیج کی تمثیل

(۳۰) پھر آپ نے ان سے فرمایا کہ ہم دینِ الہیٰ کو کس سے تشبیہ دیں اور کس تمثیل میں اسے بیان کریں؟ (۳۱)وہ رائی کے دانے کی مانند ہے کہ جب زمین میں بویا جاتا ہے تو زمین کے سب بیجوں سے چھوٹا ہوتا ہے۔ (۳۲) مگر جب بودیا گیا تو اُگ کر سب ترکاریوں سے بڑا ہوجاتا ہے اور ایسی بڑی ڈالیاں نکالتا ہے کہ ہوا کے پرندے اس کے سایہ میں بسیرا کرسکتے ہیں۔

(۳۳) آپ ان کو اس قسم کی بہت سے تمثیلیں۔ دے دے کر ان کی سمجھ کے مطابق کلام سناتے تھے۔ (۳۴) اور بے تمثیل ان سے کچھ نہ فرماتے تھے لیکن خلوت میں اپنے خاص صحابہ کرام سے سب باتوں کے معنی بیان کرتے تھے۔

طوفان کو تھمانا

(۳۵) اسی دن جب شام ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا آؤ پار چلیں ۔(۳۶) اور صحابہ کرام بھیڑ کو چھوڑ کر اسے جس حال میں وہ تھا کشتی پر ساتھ لے چلے اور اس کے ساتھ اور کشتیاں بھی تھیں۔ (۳۷) تب بڑی آندھی چلی اور لہریں کشتی پر یہاں تک آئیں کہ کشتی پانی سے بھری جاتی تھی۔ (۳۸) اور آپ خود پیچھے کی طرف گدی پر آرام فرمارہے تھے۔ پس انہوں نے آپ کو جگا کر کہا استادِ اعظم کیا آپ کو فکر نہیں کہ ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں؟ (۳۹) آپ نے اٹھ کر ہوا کو ڈانٹا اور پانی سے کہا ساکت ہو! تھم جا! پس ہوا بند ہوگئی اور بڑا امن ہوگیا۔ (۴۰) پھر ان سے فرمایا تم کیوں ڈرتے ہو؟ اب تک ایمان نہیں رکھتے؟ (۴۱) اور وہ نہایت ڈر گئے اور آپس میں کہنے لگے یہ کون ہے کہ ہوا اور پانی بھی اس کا حکم مانتے ہیں؟

رکوع ۵

بدروح گرفتہ کو شفا عطا فرمانا

(۱) آپ جھیل کے پار گراسینیوں کے علاقہ میں پہنچے ۔ (۲) جب آپ کشتی سے اترے تو فی الفور ایک آدمی جس میں ناپاک روح تھی قبروں سے نکل کر آپ سے ملا۔ (۳) وہ قبروں میں رہا کرتا تھا اور اب کوئی اسے زنجیروں سے بھی نہ باندھ سکتا تھا۔ (۴) کیونکہ وہ بارہا بیڑیوں اور زنجیروں سے باندھا گیا تھا لیکن اس نے زنجیروں کو توڑا اور بیڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا تھا اور کوئی اسے قابو میں نہ لاسکتا تھا۔ (۵) وہ ہمیشہ رات دن قبروں اور پہاڑوں میں چلاجاتا اور اپنے تئیں پتھروں سے زخمی کرتا تھا۔ (۶) وہ سیدنا عیسیٰ المسیح کو دور سے دیکھ کر دوڑا اور آپ کو سجدہ کیا۔ (۷) اور بڑی آواز سے چلا کر کہا اے عیسیٰ ابن اللہ مجھے آپ سے کیا کام؟ تمہیں پروردگار کی قسم دیتا ہوں کہ مجھے عذاب میں نہ ڈالو۔ (۸) کیونکہ آپ نے اس سے فرمایا تھا اے ناپاک روح اس آدمی میں سے نکل آ۔ (۹) پھر آپ نے اس سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے آپ سے کہا میرا نام لشکر ہے کیونکہ ہم بہت ہیں ۔ (۱۰) پھر اس نے آپ کی بہت منت کی کہ ہمیں اس علاقہ سے باہر نہ بھیج دیں۔ (۱۱) اور وہاں پہاڑ پر سوروؤں کا اک بڑا غول چر رہا تھا۔ (۱۲) پس انہوں نے آپ کی منت کرکے کہا کہ ہم کو ان سوروؤں میں بھیج دیں تا کہ ہم ان میں داخل ہوں۔ (۱۳) پس آپ نے ان کو اجازت دی اور ناپاک روحیں نکل کر سوروؤں میں داخل ہوگئیں اور وہ غول جو کوئی دو ہزار کا تھا کڑاڑے پر سے جھپٹ کر جھیل میں جا پڑا اور جھیل میں ڈوب مرا (۱۴) اور ان کے چرانے والوں نے بھاگ کر شہر اور دیہات میں خبر

پہنچائی ۔(۱۵) پس لوگ یہ ماجرا دیکھنے کو نکل کر سیدنا عیسیٰ کے پاس آئے اور جس میں بدروحیں یعنی بدرحوں کا لشکر تھا اس کو بیٹھے اور کپڑے پہنے اور ہوش میں دیکھ کر ڈر گئے۔(۱۶) اور دیکھنے والوں نے اس کا حال جس میں بدروحیں تھیں اور سوروؤں کا ماجرا ان سے بیان کیا۔(۱۷) وہ آپ کی منت کرنے لگے کہ ہماری سرحد سے تشریف لے جائیں۔(۱۸) اور جب آپ کشتی میں داخل ہونے لگے تو جس میں بدروحیں تھیں اس نے آپ کی منت کی کہ میں آپ کے ساتھ رہوں۔(۱۹) لیکن آپ نے اسے اجازت نہ دی بلکہ اس سے فرمایا کہ اپنے لوگوں کے پاس اپنے گھر جاؤ اور ان کو خبر دو کہ پروردگار نے تمہارے لئے کیسے بڑے کام کئے اور تم پر رحم کیا۔(۲۰) وہ گیا اور دکپلس میں اس بات کا چرچا کرنے لگا کہ سیدنا عیسیٰ نے اس کے لئے کیسے بڑے کام کئے اور سب لوگ تعجب کرتے تھے۔

یائیر کی بیٹی اور بارہ برس کی بیمار عورت

(۲۱) جب سیدنا عیسیٰ پھر کشتی میں پار گئے تو بڑی بھیڑ آپ کے پاس جمع ہوئی اور آپ جھیل کے کنارے تھے۔(۲۲) عبادت خانہ کے امام میں سے ایک شخص یائیر نام آیا اور آپ دیکھ کر آپ کے قدموں پر گرا۔(۲۳) اور یہ کہہ کر آپ کی بہت منت کی میری چھوٹی بیٹی مرنے کو ہے۔آپ آکر اپنے ہاتھ اس پر رکھ دیں تاکہ وہ اچھی ہوجائے اور زندہ رہے۔(۲۴) پس آپ اس کے ساتھ تشریف لے گئے اور بہت سے لوگ آپ کے پیچھے ہولئے آپ پر گرے پڑتے تھے۔

(۲۵) پھر ایک عورت جس کے بارہ برس سے خون جاری تھا۔(۲۶) اور کئی طبیبوں سے بڑی تکلیف اٹھا چکی تھی اور اپنا سب مال خرچ کرکے بھی اسے کچھ فائدہ نہ ہوا تھا بلکہ زیادہ بیمار ہوگئی تھی ۔(۲۷) سیدنا عیسیٰ کا حال سن کر بھیڑ میں آپ کے پیچھے سے آئی اور آپ کی پوشاک کو چھوا۔(۲۸) کیونکہ وہ کہتی تھی کہ اگر میں صرف ان کی پوشاک ہی چھولوں گی تو اچھی ہوجاؤں گی۔(۲۹) فی الفور اس کا خون بہنا بند ہوگیا اور اس نے اپنے بدن میں معلوم کیا کہ میں نے اس بیماری سے شفا پائی ۔(۳۰) سیدنا عیسیٰ المسیح نے فی الفور اپنے میں معلوم کرکے کہ مجھ میں سے قوت نکلی اس بھیڑ میں پیچھے مڑ کر کہا کس نے میری پوشاک چھوئی ؟(۳۱) آپ کے صحابہ کرام نے آپ سے کہا آپ دیکھتے ہیں کہ بھیڑ آپ پر گری پڑتی ہے پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ مجھے کس نے چھوا؟(۳۲) آپ نے چاروں طرف نگاہ کی تاکہ جس نے یہ کام کیا تھا اسے دیکھے۔(۳۳) وہ عورت جو کچھ اس سے ہوا تھا محسوس کرکے ڈرتی اور کانپتی ہوئی آئی آپ کے آگے گر پڑی اور سارا حال سچ سچ آپ سے کہہ دیا۔(۳۴) آپ نے اس سے کہا بیٹی تمہارے ایمان سے تمہیں شفا ملی۔ سلامت جاؤ اور اپنی اس بیماری سے بچی رہو۔

(۳۵) آپ یہ فرما ہی رہے تھے کہ عبادت خانہ کے امام کے ہاں سے لوگوں نے آکر کہا کہ تمہاری بیٹی مر گئی ۔ اب استاد کو کیوں تکلیف دیتے ہو؟(۳۶) جو بات وہ کہہ رہے تھے اس پر سیدنا عیسیٰ نے توجہ نہ کرکے عبادت خانہ کے امام سے کہا خوف نہ کرو۔ فقط اعتقاد رکھو(۳۷) پھر آپ نے حضرت پطرس اور حضرت یعقوب اور حضرت یعقوب کے بھائی حضرت یحییٰ کے سوا اور کسی کو اپنے ساتھ چلنے کی اجازت نہ دی ۔(۳۸) اور آپ عبادت خانہ کے امام کے گھر میں آئے اور آپ نے دیکھا کہ ہلڑ ہورہا ہے اور لوگ بہت رو پیٹ رہے ہیں۔(۳۹) اور اندر جا کر ان سے فرمایا تم کیوں غل مچاتے اور روتے ہو؟ لڑکی مر نہیں گئی بلکہ سوتی ہے ۔(۴۰) وہ آپ پر ہنسنے لگے لیکن آپ کو نکال کر لڑکی کے ماں باپ کو اور اپنے ساتھیوں کو لے کر جہاں لڑکی پڑی تھی اندر تشریف لے گئے۔(۴۱) اور لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اس سے کہا تلیتا قومی۔ جس کا ترجمہ ہے اے لڑکی میں تم سے کہتا ہوں اٹھو۔(۴۲) وہ لڑکی فی الفور اٹھ کر چلنے پھرنے لگی کیونکہ وہ بارہ برس کی تھی۔ اس پر لوگ بہت ہی حیران ہوئے۔(۴۳) پھر آپ نے ان کو تاکید سے حکم دیا کہ یہ کوئی نہ جانے اور فرمایا کہ لڑکی کو کچھ کھانے کو دیا جائے۔

رکوع ۶

ناصرۃ میں نامقبولیت

(۱) پھر وہاں سے نکل کر آپ اپنے وطن میں آئے اور آپ کے صحابہ کرام آپ کے پیچھے ہولئے۔ (۲) جب سبت کا دن آیا تو آپ عبادت خانہ میں درس دینے لگے اور بہت لوگ سن کر حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ باتیں اس میں کہاں سے آگئیں؟ اور یہ کیا حکمت ہے جو انہیں بخشی گئی اور کیسے معجزے آپ کے ہاتھ سے ظاہر ہوتے ہیں؟ کیا یہ وہی بڑھئی نہیں جو مریم کا بیٹا اور یعقوب اور یوستس اور یہوداہ اور شمعون کا بھائی ہے؟ اور کیا ان کی بہنیں یہاں ہمارے ہاں نہیں؟ پس انہوں نے اس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔ (۴) سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا نبی اپنے وطن اور اپنے رشتہ داروں اور اپنے گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔ (۵) اور وہ کوئی معجزہ وہاں نہ دکھا سکے۔ صرف تھوڑے سے بیماروں پر ہاتھ رکھ کر انہیں اچھا کردیا۔ (۶) اور آپ نے ان کی بے اعتقادی پر تعجب کیا۔

اور آپ چاروں طرف کے گاؤں میں درس دیتے پھرے۔

صحابہ کرام کو بھیجنا

(۷) اور آپ نے ان بارہ کو اپنے پاس بلا کر دو دو کرکے بھیجنا شروع کیا اور ان کو ناپاک روحوں پر اختیار بخشا۔ (۸) اور حکم دیا کہ راستہ کے لئے لاٹھی کے سوا کچھ نہ لو، نہ روٹی، نہ جھولی، نہ اپنے کمر بند میں پیسے۔ (۹) مگر جوتیاں پہنو اور دو کُرتے نہ پہنو۔ (۱۰) آپ نے ان سے فرمایا جہاں تم کسی گھر میں داخل ہو تو اسی میں رہو جب تک وہاں سے روانہ نہ ہو۔ (۱۱) اور جس جگہ کے لوگ تم کو قبول نہ کریں اور تمہاری نہ سنیں وہاں سے چلتے وقت اپنے تلووں کی گرد جھاڑ دو تاکہ ان پر گواہی ہو۔

(۱۲) اور انہوں نے روانہ ہوکر تبلیغ کی کہ توبہ کرو۔ (۱۳) اور بہت سی بدروحوں کو نکالا اور بہت سے بیماروں کو تیل مل کر اچھا کیا۔

حضرت یحییٰ اصطباغ دینے والی کی شہادت مبارک

(۱۴) ہیرودیس بادشاہ نے آپ کا ذکر سنا کیونکہ آپ کا نام مشہور ہوگیا تھا اور آپ نے فرمایا کہ یحییٰ اصطباغ دینے والا مردوں میں سے جی اٹھا ہے کیونکہ اس سے معجزے ظاہر ہوتے ہیں۔ (۱۵) مگر بعض کہتے تھے کہ حضرت الیاس اور بعض یہ کہ نبیوں میں سے کسی کی مانند ایک نبی ہے۔ (۱۶) مگر ہیرودیس نے سن کر کہا کہ یحییٰ جس کا سر میں نے کٹوادیا وہی جی اٹھا ہے۔ (۱۷) کیونکہ ہیرودیس نے آدمی بھیج کر حضرت یحییٰ کو پکڑوایا اور اپنے بھائی فلپس کی بیوی ہیرودیاس کے سبب سے اسے قید خانہ میں باندھ رکھا تھا کیونکہ ہرودیس نے اس سے بیاہ کرلیا تھا۔ (۱۸) اور حضرت یحییٰ نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کی بیوی رکھنا تجھے جائز نہیں۔ (۱۹) پس ہیرودیاس حضرت یحییٰ سے دشمنی رکھتی اور چاہتی تھی کہ آپ کو قتل کرائے مگر نہ ہوسکا۔ (۲۰) کیونکہ ہیرودیس حضرت یحییٰ کو سچے اور مقدس آدمی جان کر ان سے ڈرتے اور انہیں بچائے رکھتے تھے اور ان کی باتیں سن کر بہت حیران ہوجاتے تھے مگر سنتے خوشی سے تھے۔ (۲۱) اور موقع کے دن جب

ہیرودیس نے اپنی سالگرہ میں اپنے امیروں اور فوجی سرداروں اور گلیل کے رئیسوں کی ضیافت کی۔ (۲۲) اسی ہیرودیاس کی بیٹی اندر آئی اور ناچ کر ہیرودیس اور اس کے مہمانوں کو خوش کیا تو
بادشاہ نے اس لڑکی سے کہا جو چاہو مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ (۲۳) اور اس سے قسم کھائی کہ جو تم مجھ سے مانگے گی اپنی آدھی سلطنت تک تمہیں دوں گا۔ (۲۴) اور اس نے باہر جا کر اپنی ماں
سے کہا میں کیا مانگوں؟ اس نے کہا یحییٰ اصطباغ دینے والے کا سر۔ (۲۵) وہ فی الفور بادشاہ کے پاس جلدی سے اندر آئی اور اس سے عرض کی میں چاہتی ہوں کہ تم یحییٰ اصطباغ دینے والے کا سر ایک
تھال میں ابھی مجھے منگوادو۔ (۲۶) بادشاہ بہت غمگین ہوا مگر اپنی قسموں اور مہمانوں کے سبب سے اس سے انکار کرنا نہ چاہا۔ (۲۷) پس بادشاہ نے فی الفور ایک سپاہی کو حکم دے کر بھیجا کہ اس کا سر
لاؤ۔ اس نے جا کر قید خانہ میں ان کا سرِ مبارک قلم کردیا۔ (۲۸) اور ایک تھال میں لا کر لڑکی کو دیا اور لڑکی نے اپنی ماں کو دیا۔ (۲۹) پھر حضرت یحییٰ کے صحابہ کرام سن کر آئے اور آپ کا جسمِ مبارک
اٹھا کر قبر میں رکھا۔

پانچ ہزار کو کھانا کھلانا

(۳۰) صحابہ کرام سیدنا عیسیٰ کے پاس جمع ہوئے اور جو کچھ انہوں نے کیا اور سکھایا تھا سب آپ سے بیان کیا۔ (۳۱) آپ نے ان سے فرمایا تم آپ الگ ویران جگہ میں چلے آؤ اور ذرا آرام
کرو۔ اس لئے کہ بہت لوگ آتے جاتے تھے اور ان کو کھانا کھانے کی بھی فرصت نہ ملتی تھی۔ (۳۲) پس وہ کشتی میں بیٹھ کر الگ ایک ویران جگہ میں چلے گئے۔ (۳۳) اور لوگوں نے ان کو جاتے دیکھا
اور بہتیروں نے پہچان لیا اور سب شہروں سے اکھٹے ہو کر پیدل ادھر دوڑے اور ان سے پہلے جا پہنچے۔ (۳۴) آپ نے اتر کر بڑی بھیڑ دیکھی اور آپ کو ان پر ترس آیا کیونکہ وہ ان بھیڑوں کی مانند تھے جن
کا چرواہا نہ ہو اور آپ ان کو بہت سی باتوں کا درس دینے لگے۔ (۳۵) جب دن بہت ڈھل گیا تو آپ کے صحابہ کرام آپ کے پاس آ کر کہنے لگے یہ جگہ ویران ہے اور دن بہت ڈھل گیا ہے۔ (۳۶) ان کو
رخصت کردیجئے تا کہ چاروں طرف کی بستیوں اور گاؤں میں جا کر اپنے لئے کچھ کھانے کو مول لیں۔ (۳۷) آپ نے ان سے جواب میں فرمایا تم ہی ان کو کھانے کو دو۔ انہوں نے آپ سے کہا کیا ہم جا کر
دو سو دینار کی روٹیاں مول لائیں اور ان کو کھلائیں۔ (۳۸) آپ نے ان سے فرمایا تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟ جاؤ دیکھو۔ انہوں نے دریافت کرکے کہا پانچ اور دو مچھلیاں۔ (۳۹) آپ نے ان سے
فرمایا کہ سب ہری گھاس پر دستہ دستہ ہو کر بیٹھ جائیں۔ (۴۰) پس وہ سو سو اور پچاس پچاس کی قطاریں باندھ کر بیٹھ گئے۔ (۴۱) پھر آپ نے وہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیں اور آسمان کی طرف دیکھ
کر برکت دی اور روٹیاں توڑ کر صحابہ کرام کو دیتے گئے کہ ان کے آگے رکھیں اور وہ دو مچھلیاں بھی ان سب میں بانٹ دیں۔ (۴۲) پس وہ سب کھا کر سیر ہوگئے۔ (۴۳) انہوں نے ٹکڑوں اور مچھلیوں
سے بارہ ٹوکریاں بھر کر اٹھائیں۔ (۴۴) کھانے والے پانچ ہزار مرد تھے۔

سیدنا عیسیٰ المسیح پانی چلتے ہیں

(۴۵) فی الفور آپ نے اپنے صحابہ کرام کو مجبور کیا کہ کشتی پر بیٹھ کر آپ سے پہلے اس پار بیت صیدا کو چلے جائیں جب تک آپ عوام الناس کو رخصت کریں۔ (۴۶) آپ ان کو رخصت
کرکے اونچی جگہ پر دعا کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ (۴۷) جب شام ہوئی تو کشتی جھیل کے بیچ میں تھی اور آپ اکیلے خشکی پر تھے۔ (۴۸) جب آپ نے دیکھا کہ وہ کھینے سے بہت تنگ ہیں کیونکہ
ہوا ان کے مخالف تھی تو رات کے پچھلے پہر کے قریب آپ جھیل پر چلتے ہوئے ان کے پاس آئے اور ان سے آگے نکل جانا چاہتے تھے۔ (۴۹) لیکن انہوں نے آپ کو جھیل پر چلتے دیکھ کر خیال کہ بھوت

ہے اور چلا اٹھے۔ (۵۰) کیونکہ سب آپ کو دیکھ کر گھبرا گئے تھے مگر آپ نے فی الفور ان سے باتیں کیں اور کہا تسلی رکھو۔ میں ہوں۔ ڈرو مت۔ (۵۱) پھر آپ کشتی پر ان کے پاس آئے اور ہوا تھم گئی اور وہ اپنے دل میں نہایت حیران ہوئے۔ (۵۲) اس لئے کہ وہ روٹیوں کے بارے میں نہ سمجھے تھے بلکہ ان کے دل سخت ہوگئے تھے۔

گنیسرت میں شافعِ محشر بیماروں کو شفا عطا فرماتے ہیں

(۵۳) اور آپ پار جا کر گنیسرت کے علاقہ میں پہنچے اور کشتی گھاٹ پر لگائی۔ (۵۴) جب کشتی پر سے اترے تو فی الفور لوگ آپ کو پہچان کر۔ (۵۵) اس سارے علاقہ میں چاروں طرف دوڑے اور بیماروں کو چار پائیوں پر ڈال کر جہاں کہیں سنا کہ آپ ہیں وہاں لئے پھرے۔ (۵۶) آپ گاؤں، شہروں اور بستیوں میں جہاں کہیں جاتے تھے لوگ بیماروں کو بازاروں میں رکھ کر آپ کی منت کرتے تھے کہ وہ صرف آپ کی پوشاکِ مبارک کا کنارہ چھولیں اور جتنے اسے چھوتے تھے شفا پاتے تھے۔

رکوع ۷

بزرگوں کی روایات

(۱) پھر یہودی علماء دین اور بعض فقیہ کے عالم آپ کے پاس جمع ہوئے۔ آپ یروشلیم سے تشریف لائے تھے۔ (۲) انہوں نے دیکھا کہ آپ کے بعض صحابہ کرام ناپاک یعنی بغیر طہارت کے کھانا کھاتے ہیں۔ (۳) کیونکہ فریسی (یہودی علماء دین کا ایک فرقہ) اور سب یہودی بزرگوں کی روایت کے مطابق جب تک اپنے ہاتھ خوب دھو نہ لیں نہیں کھاتے۔ (۴) اور بازار سے آکر جب تک غسل نہ کرلیں نہیں کھاتے اور بہت سی اور باتوں کے جوان کو پہنچی ہیں پابند ہیں جیسے پیالوں اور لوٹوں اور تانبے کے برتنوں کو دھونا۔ (۵) پس فریسیوں، اور فقیوں نے آپ سے پوچھا کیا سبب ہے کہ آپ کے صحابہ کرام بزرگوں کی روایت پر نہیں چلتے بلکہ ناپاک ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہیں؟ (۶) آپ نے ان سے فرمایا یسعیاہ نبی نے تم منافقین کے حق میں کیا خوب نبوت کی جیسا کہ لکھا ہے کہ:

یہ لوگ ہونٹوں سے تو میری تعظیم کرتے ہیں
لیکن ان کے دل مجھ سے دور ہیں۔
(۷) اور یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں
کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں۔

(۸) تم پروردگارِ عالم کو ترک کرکے آدمیوں کی روایت کو قائم رکھتے ہو۔ (۹) اور آپ نے ان سے فرمایا تم اپنی روایت کو ماننے کے لئے پروردگارِ عالم کے حکم کو بالکل رد کردیتے ہو۔ (۱۰) کیونکہ موسیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنے باپ کی اور اپنی ماں کی عزت کرو اور جو کوئی باپ یا ماں کو برا کہے وہ ضرور جان سے مارا جائے۔ (۱۱) لیکن تم کہتے ہو کہ اگر کوئی باپ یا ماں سے کہے کہ جس چیز کا تمہیں

مجھ سے فائدہ پہنچ سکتا تھا وہ قربان یعنی پروردگار کی نذ ہوچکی ۔(۱۲) تو تم اسے پھر باپ یا ماں کی کچھ مدد کرنے نہیں دیتے ۔(۱۳) یوں تم رب العزت کے کلام کو اپنی روایت سے جو تم نے جاری کی ہیں باطل کردیتے ہو۔ اور ایسے بہتیرے کام کرتے ہو۔

پاکیزگی کا معیار

(۱۴) آپ نے عوام الناس کو پھر پاس بلا کر ان سے فرمانے لگے کہ تم سب میری سنو اور سمجھو۔(۱۵) کوئی چیز باہر سے آدمی میں داخل ہو کر اسے ناپاک نہیں کرسکتی مگر جو چیزیں آدمی میں سے نکلتی ہیں وہی اس کو ناپاک کرتی ہیں۔(۱۶)(اگر کسی کے سننے کے کان ہوں تو سن لو)۔(۱۷) جب آپ بھیڑ کے پاس سے گھر میں تشریف لے گئے تو آپ کے صحابہ کرام نے آپ سے اس تمثیل کے معنی پوچھے ۔(۱۸) آپ نے ان سے فرمایا کیا تم بھی ایسے ہی بے سمجھ ہو؟ کیا تم نہیں سمجھتے کہ کوئی چیز جو باہر سے آدمی کے اندر جاتی ہے اسے ناپاک نہیں کرسکتی ۔(۱۹) اس لئے کہ وہ اس کے دل میں نہیں بلکہ پیٹ میں جاتی ہے اور مزبلہ میں نکل جاتی ہے؟ یہ کہہ کر آپ نے تمام کھانے کی چیزوں کو پاک ٹھہرایا۔(۲۰) پھر آپ نے فرمایا جو کچھ آدمی میں سے نکلتا ہے وہی اس کو ناپاک کرتا ہے ۔(۲۱) کیونکہ اندر سے یعنی آدمی کے دل سے بُرے خیال نکلتے ہیں حرام کاریاں ۔ (۲۲) چوریاں، خون ریزیاں ، زناکاریاں ، لالچ ، بدیاں، مکر ، شہوت پرستی ، بد نظری ، بد گوئی ، شیخی ، بیوقوفی، (۲۳) یہ سب بری باتیں اندر سے نکل کر آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔

ایک مشرک عورت کا ایمان

(۲۴) پھر وہاں سے اٹھ کر صور اور صیدا کی سرحدوں میں تشریف لے گئے اور ایک گھر میں داخل ہوئے اور نہ چاہتے تھے کہ کوئی جانے مگر پوشیدہ نہ رہ سکے ۔(۲۵) بلکہ فی الفور ایک عورت جس کی چھوٹی بیٹی میں ناپاک روح تھی آپ کی خبر سن کر آئی اور آپ کے قدموں پر گری ۔(۲۶) یہ عورت یونانی تھی اور قوم کی سورفینیکی ۔ اس نے آپ سے درخواست کی کہ بدروح کو اس کی بیٹی میں سے نکالیں۔(۲۷) آپ نے اس سے فرمایا پہلے لڑکوں کو سیر ہونے دے کیونکہ لڑکوں کی روٹی لے کر کتوروں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔(۲۸) اس نے جواب میں فرمایا ہاں مولا کتورے بھی میز کے تلے لڑکوں کی روٹی کے ٹکڑوں میں سے کھاتے ہیں۔(۲۹) آپ نے اس سے فرمایا اس کلام کی خاطر جاؤ، بدروح، تمہاری بیٹی سے نکل گئی ہے۔(۳۰) اس نے اپنے گھر میں جا کر دیکھا کہ لڑکی پلنگ پر پڑی ہے اور بدروح نکل گئی ہے۔

شافیِ عالم بہرے اور گونگے کو شفا عطا فرماتے ہیں

(۳۱) آپ پھر صور کی سرحدوں سے نکل کر صیدا کی راہ سے دکپلس کی سرحدوں سے ہوتے ہوئے گلیل کی جھیل پر پہنچے۔(۳۲) لوگوں نے ایک بہرے کو جو ہکلا بھی تھا آپ کے پاس لا کر آپ کی منت کی کہ اپنا ہاتھ اس پر رکھیں۔(۳۳) آپ اس کو بھیڑ میں سے الگ لے گئے اور اپنی انگلیاں اس کے کانوں میں ڈالیں اور تھوک کر اس کی زبان چھوئی۔(۳۴) اور آسمان کی طرف نظر کرکے ایک آہ بھری اور اس سے فرمایا افتح یعنی کھل جا۔(۳۵) اور اس کے کان کھل گئے اور اس کی زبان کی گرہ کھل گئی اور وہ صاف بولنے لگا۔(۳۶) آپ نے ان کو حکم صادر فرمایا کہ کسی سے نہ کہنا

لیکن جتنا آپ ان کو حکم دیتے رہے اتنا ہی زیادہ وہ چرچا کرتے رہے۔(۳۷) انہوں نے نہایت ہی حیران ہو کر کہا جو کچھ آپ نے کیا سب اچھا کیا۔ آپ بہروں کو سننے کی اور گونگوں کو بولنے کی طاقت دیتے ہیں۔

رکوع ۸

صاحبِ کرامات سیدنا عیسیٰ المسیح چار ہزار لوگوں کو کھانے سے سیر کرتے ہیں

(۱) ان دنوں میں جب پھر بڑی بھیڑ جمع ہوئی اور ان کے پاس کچھ کھانے کو نہ تھا تو آپ نے اپنے صحابہ کرام کو پاس بلا کر ان سے فرمایا۔(۲) مجھے اس بھیڑ پر ترس آتا ہے کیونکہ یہ تین دن سے برابر میرے ساتھ رہی ہے اور ان کے پاس کچھ کھانے کو نہیں۔(۳) اگر میں ان کو بھوکا گھر رخصت کروں تو راہ میں تھک کر رہ جائیں گے اور بعض ان میں سے دور کے ہیں۔(۴) آپ کے صحابہ کرام نے آپ کو جواب دیا کہ اس بیابان میں کہاں سے کوئی اتنی روٹیاں لائے کہ ان کو سیر کر سکے؟ (۵) آپ نے ان سے دریافت فرمایا تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟ انہوں نے کہا سات۔(۶) پھر آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ زمین پر بیٹھ جائیں اور آپ نے وہ سات روٹیاں لیں اور شکر کر کے توڑیں اور اپنے صحابہ کرام کو دیتے گئے کہ ان کے آگے رکھیں اور انہوں نے لوگوں کے آگے رکھ دیں۔(۷) اور ان کے پاس تھوڑی سی چھوٹی مچھلیاں تھیں۔ آپ نے ان پر برکت دے کر فرمایا کہ یہ بھی ان کے آگے رکھ دو۔(۸) پس وہ کھا کر سیر ہوئے اور بچے ہوئے ٹکڑوں کے ساتھ ٹوکرے اٹھائے۔(۹) لوگ چار ہزار کے قریب تھے۔ پھر آپ نے ان کو رخصت کیا۔(۱۰) آپ فی الفور اپنے صحابہ کرام کے ساتھ کشتی میں بیٹھ کر دلمنوتہ کے علاقے میں تشریف لے گئے۔

ایک معجزہ کا مطالبہ

(۱۱) پھر فریسی نکل کر آپ سے بحث کرنے لگے اور آپ کو آزمانے کے لئے آپ سے کوئی آسمانی نشان طلب کیا۔(۱۲) آپ نے اپنی روح میں آہ کھینچ کر فرمایا اس زمانہ کے لوگ کیوں نشان طلب کرتے ہیں؟ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان دیا نہ جائے گا۔(۱۳) اور آپ ان کو چھوڑ کر پھر کشتی میں بیٹھ کر پار تشریف لے گئے۔

فریسیوں اور ہیرودیس کا خمیر

(۱۴) صحابہ کرام روٹی لینا بھول گئے تھے اور کشتی میں ان کے پاس ایک سے زیادہ روٹی نہ تھی۔(۱۵) آپ نے ان کو حکم دیا کہ خبردار فریسیوں کے خمیر اور ہیرودیس کے خمیر سے ہوشیار رہنا۔(۱۶) وہ آپس میں چرچا کرنے اور کہنے لگے کہ ہمارے پاس روٹی نہیں۔(۱۷) مگر سیدنا عیسیٰ نے یہ معلوم کر کے ان سے فرمایا تم کیوں چرچا کرتے ہو کہ ہمارے پاس روٹی نہیں؟ کیا اب تک نہیں جانتے اور نہیں سمجھتے؟ کیا تمہارا دل سخت ہو گیا ہے؟ (۱۸) آنکھیں ہیں اور تم دیکھتے نہیں؟ کان ہیں اور سنتے نہیں؟ اور کیا تم کو یاد نہیں؟ (۱۹) جس وقت میں نے وہ پانچ روٹیاں پانچ ہزار کے لئے توڑیں تو تم نے کتنی ٹوکریاں ٹکڑوں سے بھری ہوئی اٹھائیں؟ انہوں نے آپ سے کہا بارہ (۲۰) اور جس وقت سات روٹیاں چار ہزار کے لئے توڑیں تو تم نے کتنے ٹوکرے ٹکڑوں سے بھرے ہوئے اٹھائے؟ انہوں نے آپ سے کہا سات۔(۲۱) آپ نے ان سے فرمایا کیا تم اب تک نہیں سمجھتے؟

نورِ عالم بیت صیدا میں اندھے کو شفا عطا فرماتے ہیں

(۲۲) پھر وہ بیت صیدا میں آئے اور لوگ ایک اندھے کو آپ کے پاس لائے اور آپ کی منت کی کہ اسے چھوئیں۔(۲۳) آپ اس اندھے کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاؤں سے باہر لے گئے اور اس کی آنکھوں میں تھوک کر اپنے ہاتھ اس پر رکھے اور اس سے پوچھا کیا تم کچھ دیکھتے ہو؟ (۲۴) اس نے نظر اٹھا کر کہا میں آدمیوں کو دیکھتا ہوں کیونکہ وہ مجھے چلتے ہوئے ایسے دکھائی دیتے ہیں جیسے درخت۔ (۲۵) پھر آپ نے دوبارہ اس کی آنکھوں پر اپنے ہاتھ رکھے اور اس نے غور سے نظر کی اور اچھا ہو گیا اور سب چیزیں صاف صاف دیکھنے لگا۔(۲۶) پھر آپ نے اس کو اس کے گھر کی طرف روانہ کیا اور فرمایا کہ اس گاؤں کے اندر قدم بھی نہ رکھنا۔

حضرتِ پطرس کا اقرار

(۲۷) پھر سیدنا عیسیٰ اور آپ کے صحابہ کرام قیصر یہ فلپی کے گاؤں میں چلے گئے اور راہ میں آپ نے اپنے صحابہ کرام سے یہ پوچھا کہ لوگ مجھے کیا کہتے ہیں؟ (۲۸) انہوں نے جواب دیا کہ یحییٰ اصطباغ دینے والا اور بعض الیاس نبی اور بعض نبیوں میں سے کوئی۔(۲۹) آپ نے ان سے پوچھا لیکن تم مجھے کیا کہتے ہو؟ حضرت پطرس نے جواب آپ سے کہا آپ المسیح ہیں۔(۳۰) پھر آپ نے ان کو تاکید فرمائی کہ میری بابت کسی یہ نہ کہنا۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کے مصائب اور شہادت

(۳۱) پھر آپ ان کو درس دینے لگے کہ ضرور ہے کہ ابن آدم بہت دکھ اٹھائے اور بزرگ اور امامِ اعظم اور فقیہ اسے رد کریں اور وہ قتل کیا جائے اور تین دن کے بعد جی اٹھے۔(۳۲) آپ نے یہ بات صاف صاف فرمائی۔ حضرت پطرس آپ کو الگ لے جا کر آپ کو ملامت کرنے لگے (۳۳) مگر آپ نے مڑ کر اپنے صحابہ کرام پر نگاہِ مبارک کر کے حضرت پطرس کو ملامت کی اور فرمایا اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو کیونکہ تم پروردگار کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتے ہو۔(۳۴) پھر آپ نے بھیڑ کو اپنے صحابہ کرام سمیت پاس بلا کر ان سے فرمایا اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے انکار کرے اور اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے۔(۳۵) کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے وہ اسے کھوئے گا اور جو کوئی میری اور انجیل کی خاطر اپنی جان کو کھوئے گا وہ اسے بچائے گا۔(۳۶) اور آدمی اگر ساری دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اٹھائے تو اسے کیا فائدہ ہوگا؟ (۳۷) اور آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے؟ (۳۸) کیونکہ جو کوئی اس زناکار اور خطاکار قوم میں مجھ سے اور میری باتوں سے شرمائے گا ابن آدم بھی جب اپنے پروردگار کی بزرگی اور عظمت میں پاک فرشتوں کے ساتھ آئے گا تو اس سے شرمائے گا۔

رکوع ۹

(۱) آپ نے ان سے فرمایا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو یہاں کھڑے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جب تک پروردگار کی بادشاہی کو قدرت کے ساتھ آیا ہوا نہ دیکھ لیں موت کا مزا ہرگز نہ چکھیں گے۔(۲) چھ دن کے بعد سیدنا عیسیٰ المسیح نے حضرت پطرس اور یعقوب اور حضرت یوحنا کو ہمراہ لیا اور ان کو الگ ایک اونچے پہاڑ پر تنہائی میں لے گئے اور ان کے سامنے آپ کی صورتِ مبارک بدل گئی۔(۳)آپ کی پوشاک ایسی نورانی اور نہایت سفید ہوگئی کہ دنیا میں کوئی دھوبی ویسی سفید نہیں کرسکتا۔(۴) اور حضرت الیاس، حضرت موسیٰ آپ کے ساتھ ان کو دکھائی دیئے اور وہ سیدنا عیسیٰ المسیح سے باتیں کرتے تھے۔(۵) حضرت پطرس نے سیدنا عیسیٰ سے کہ استادِ محترم! ہمارا یہاں رہنا اچھا ہے۔ پس ہم تین ڈیرے بنائیں۔ ایک آپ کے لئے، ایک حضرت موسیٰ کے لئے، ایک حضرت الیاس کے لئے۔(۶) کیونکہ وہ جانتے نہ تھے کہ کیا کہے اس لئے کہ وہ بہت ڈر گئے تھے۔(۷) پھر ایک بادل نے ان پر سایہ کرلیا اور اس بادل میں سے آواز آئی کہ یہ میرا پیارا ابن ہے۔ اس کی سنو(۸) اور انہوں نے یکایک جو چاروں طرف نظر کی تو سیدنا عیسیٰ کے سوا اور کسی کو اپنے ساتھ نہ دیکھا۔

(۹) جب وہ پہاڑ سے تشریف لارہے تھے تو آپ نے ان کو حکم صادر فرمایا کہ جب تک ابن آدم مردوں میں سے جی نہ اٹھے جو کچھ تم نے دیکھا ہے کسی نہ کہنا۔(۱۰) انہوں نے اس کلام کو یاد رکھا اور وہ آپس میں بحث کرتے تھے کہ مردوں میں سے جی اٹھنے کے کیا معنی ہیں؟(۱۱) پھر انہوں نے آپ سے یہ پوچھا کہ فقیہ کیوں کرکہتے ہیں کہ الیاس کا پہلے آنا ضرور ہے؟(۱۲) آپ نے ان سے فرمایا کہ الیاس البتہ پہلے آکر سب کچھ بحال کرے گا مگر کیا وجہ ہے کہ ابن آدم کے حق میں لکھا ہے کہ وہ بہت سے دکھ اٹھائے گا اور حقیر کیا جائے گا؟(۱۳) لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ الیاس تو آچکا اور جیسا اس کے حق میں لکھا ہے کہ انہوں نے جو کچھ چاہا اس کے ساتھ کیا۔

محسنِ عالمین بدروح گرفتہ لڑکے کو شفا عطا فرماتے ہیں

(۱۴) جب وہ صحابہ کرام کے پاس آئے تو دیکھا کہ ان کی چاروں طرف بڑی بھیڑ ہے اور فقیہ ان سے بحث کررہے ہیں۔(۱۵) فی الفور ساری بھیڑ آپ کو دیکھ کر نہایت حیران ہوئی اور آپ کی طرف دوڑ کر آپ کو سلام کرنے لگی۔(۱۶) آپ نے ان سے پوچھا تم ان سے کیا بحث کرتے ہو؟(۱۷) بھیڑ میں سے ایک نے آپ کو جواب دیا کہ اسے استاد میں اپنے بیٹے کو جس میں گونگی روح ہے آپ کے پاس لایا تھا۔(۱۸) وہ جہاں اسے پکڑتی ہے پٹک دیتی ہے اور وہ کف بھر لاتا اور دانت پیستا اور سوکھتا جاتا ہے اور میں نے آپ کے صحابہ کرام سے کہا تھا کہ وہ اسے نکال دیں مگر وہ نہ نکال سکے۔(۱۹) آپ نے جواب میں ان سے فرمایا اے بے اعتقاد قوم میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا؟ کب تک تمہاری برداشت کروں گا؟ اسے میرے پاس لاؤ۔(۲۰) پس وہ اسے آپ کے پاس لائے اور جب اس نے آپ کو دیکھا تو فی الفور بدروح نے اسے مروڑا اور وہ زمین پر گرا اور کف بھر کر لوٹنے لگا۔(۲۱) آپ نے اس کے والد سے پوچھا یہ اس کو کتنی مدت سے ہے؟ اس نے کہا بچپن ہی سے۔(۲۲) اور اس نے اکثر اسے آگ اور پانی میں ڈالا تا کہ اسے ہلاک کرے لیکن اگر آپ کچھ کرسکتے ہیں تو ہم پر ترس کھا کر ہماری مدد کریں۔(۲۳) سیدنا عیسیٰ نے اسے فرمایا کہ کیا! اگر تم کرسکتے ہو! جو اعتقاد رکھتے اس کے لئے سب کچھ ہوسکتا ہے۔(۲۴) اس لڑکے کے والد نے فی الفور چلا کر کہا میں اعتقاد رکھتا ہوں۔ آپ میری بے اعتقادی کا علاج کریں۔(۲۵) جب سیدنا عیسیٰ نے دیکھا کہ لوگ دوڑ دوڑ کر جمع ہورہے ہیں تو اس ناپاک روح کو جھڑک کر اس سے فرمایا اے گونگی بہری روح! میں تمہیں حکم کرتا ہوں۔ اس میں سے نکل آ اور اس میں پھر کبھی داخل نہ ہونا۔(۲۶) وہ چلا کر

اور اسے بہت مروڑ کر نکل آئی اور وہ مردہ سے ہو گیا ایسا کہ اکثروں نے کہا وہ مر گیا ۔(۲۷) مگر سیدنا عیسیٰ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا۔(۲۸) جب آپ گھر میں تشریف لائے تو آپ کے صحابہ کرام نے تنہائی میں آپ سے دریافت کہ ہم اسے کیوں نہ نکال سکے؟ (۲۹) آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ قسم دعا کے سوا کسی اور طرح نہیں نکل سکتی۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کے مصائب اور شہادت کا دوبارہ بیان

(۳۰) پھر وہاں سے روانہ ہوئے اور گلیل سے ہو کر گذرے اور آپ نہ چاہتے تھے کہ کوئی جانے ۔ (۳۱) اس لئے کہ آپ اپنے صحابہ کرام کو درس دیتے اور ان سے فرماتے تھے کہ ابن آدم مشرکین کے حوالہ کیا جائے گا اور وہ اسے قتل کریں گے اور وہ قتل ہونے کے تین دن بعد جی اٹھے گا۔(۳۲) لیکن وہ اس بات کو سمجھتے نہ تھے اور اس آپ سے پوچھتے ہوئے ڈرتے تھے ۔

بڑا کون ہے؟

(۳۳) پھر آپ کفر نحوم میں آئے اور جب آپ گھر میں تھے تو آپ نے ان سے پوچھا کہ تم راہ میں کیا بحث کرتے تھے؟ (۳۴) وہ چپ رہے کیونکہ انہوں نے راہ میں ایک دوسرے سے یہ بحث کی تھی کہ بڑا کون ہے ؟ (۳۵) پھر آپ نے بیٹھ کر ان بارہ کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ اگر کوئی اول ہونا چاہے تو سب میں پچھلا اور سب کا خادم بنے ۔ (۳۶) اور ایک بچے کو لے کر ان کے بیچ میں کھڑا کیا۔ پھر اسے گود میں لے کر ان سے فرمایا (۳۷) جو کوئی میرے نام پر ایسے بچوں میں سے ایک کو قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو کوئی مجھے قبول کرتا ہے وہ مجھے نہیں بلکہ اسے جس نے مجھے بھیجا ہے قبول کرتا ہے۔

جو ہمارے خلاف نہیں وہ ہماری طرف ہے

(۳۸) حضرت یحییٰ نے آپ سے فرمایا استاد محترم ! ہم نے ایک شخص کو آپ کے نام سے بدروحوں کو نکالتے دیکھا اور ہم اسے منع کرنے لگے کیونکہ وہ ہماری پیروی نہیں کرتا تھا۔(۳۹) لیکن سیدنا عیسیٰ نے فرمایا اسے منع نہ کرنا کیونکہ ایسا کوئی نہیں جو میرے نام سے معجزہ دکھائے اور مجھے جلد برا کہہ سکے۔ (۴۰) کیونکہ جو ہمارے خلاف نہیں وہ ہماری طرف ہے۔ (۴۱) جو کوئی ایک پیالہ پانی تم کو اس لئے پلائے کہ تم مسیح کے ہو۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر ہر گز نہ کھوئے گا۔

ٹھوکر کا سبب نہ بنیں

(۴۲) جو کوئی ان چھوٹوں میں سے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں کسی کو ٹھوکر کھلائے اس کے لئے یہ بہتر ہے کہ ایک بڑی چکی کا پاٹ اس کے گلے میں لٹکایا جائے اور وہ سمندر میں پھینک دیا جائے۔(۴۳) اور اگر تمہارا ہاتھ تمہیں ٹھوکر کھلائے تو اسے کاٹ ڈالو ، ٹنڈا ہو کر زندگی میں داخل ہونا تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو ہاتھ ہوتے جہنم کے بیچ اس آگ میں جائے جو کبھی بجھنے کی نہیں ۔(۴۴) (جہاں ان کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بجھتی)۔(۴۵) اگر تمہارا پاؤں تمہیں ٹھوکر کھلائے تو اسے کاٹ ڈالو، لنگڑا ہو کر زندگی میں داخل ہونا تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو پاؤں ہوتے جہنم میں ڈالا جائے ۔ (۴۶)(جہاں ان کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بجھتی)(۴۷) اور اگر تمہاری آنکھ تمہیں ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال ڈالو۔ کانا ہو کر پروردگار کی بادشاہی میں داخل ہونا تمہارے

لئے اس سے بہتر ہے کہ دو آنکھیں ہوتے جہنم میں ڈالا جائے۔ (۴۸) جہاں ان کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بجھتی۔ (۴۹) کیونکہ ہر شخص آگ سے نمکین کیا جائے گا (اور ہر ایک قربانی نمک سے نمکین کی جائے گی)(۵۰) نمک اچھا ہے لیکن اگر نمک کی نمکینی جاتی رہے تو اس کو کس چیز سے مزہ دار کرو گے؟ اپنے میں نمک رکھو اور ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاپ سے رہو۔

رکوع ۱۰

طلاق کے بارے میں سیدنا عیسیٰ المسیح کی تعلیمات

(۱) پھر آپ وہاں سے اٹھ کر یہودیہ کی سرحدوں میں اور یردن کے پار آئے اور بھیڑ آپ کے پاس پھر جمع ہو گئی اور آپ اپنے دستور کے موافق پھر ان کو درس دینے لگے۔ (۲) فریسیوں نے پاس آکر آپ کو آزمانے کے لئے آپ سے پوچھا کیا یہ روا ہے کہ مرد اپنی بیوی کو چھوڑ دے؟ (۳) آپ نے ان سے جواب میں فرمایا کہ موسیٰ نے تم کو کیا حکم دیا ہے؟ (۴) انہوں نے کہا موسیٰ نے تو اجازت دی ہے کہ طلاق نامہ لکھ کر چھوڑ دیں۔ (۵) مگر سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ اس نے تمہاری سخت دلی کے سبب سے تمہارے لئے یہ حکم لکھا تھا۔ (۶) لیکن خلقت کے شروع سے اس نے انہیں مرد اور عورت بنایا۔ (۷) اس لئے مرد اپنے باپ سے اور ماں سے جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا (۸) اور وہ اور اس کی بیوی دونوں ایک جسم ہوں گے۔ پس وہ دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں۔ (۹) اس لئے جسے خدا نے جوڑا ہے اسے آدمی جدا نہ کرے۔ (۱۰) گھر میں صحابہ کرام نے آپ سے اس بابت پھر پوچھا۔ (۱۱) آپ نے ان سے فرمایا جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ اس پہلی کے برخلاف زنا کرتا ہے۔ (۱۲) اور اگر عورت اپنے شوہر کو چھوڑ دے اور دوسرے سے بیاہ کرے تو زنا کرتی ہے۔

سیدنا عیسیٰ المسیح چھوٹے بچوں کو برکت عطا فرماتے ہیں

(۱۳) پھر لوگ بچوں کو آپ کے پاس لانے لگے تاکہ آپ ان کو چھوئے مگر صحابہ کرام نے ان کو جھڑکا۔ (۱۴) سیدنا عیسیٰ المسیح یہ دیکھ کر خفا ہوئے اور ان سے فرمایا کہ بچوں کو میرے پاس آنے دو۔ ان کو منع نہ کرو کیونکہ پروردگار کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے۔ (۱۵) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی پروردگار کی بادشاہی کو بچے کی طرح قبول نہ کرے وہ اس میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔ (۱۶) پھر آپ نے انہیں اپنی گود میں لیا اور ان پر ہاتھ رکھ کر ان کو برکت دی۔

امیر آدمی

(۱۷) جب آپ باہر نکل کر راہ میں جارہے تھے تو ایک شخص دوڑتا ہوا آپ کے پاس آیا اور آپ کے آگے گھٹنے ٹیک کر آپ سے پوچھنے لگا کہ نیک استاد میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں؟ (۱۸) سیدنا عیسیٰ نے اس سے فرمایا تم مجھے نیک کیوں کہتے ہو؟ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا تعالیٰ۔ (۱۹) تم حکموں کو تو جانتے ہو۔ خون نہ کر، زنا نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دو، فریب دے کر نقصان نہ کرو، اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کرو۔ (۲۰) اس نے آپ سے کہا استادِ محترم میں نے لڑکپن سے ان سب پر عمل کیا ہے۔ (۲۱) سیدنا عیسیٰ نے اس پر نظر کی اور

آپ کو اس پر پیار آیا اور اس سے فرمایا ایک بات کی تم میں کمی ہے۔ جاؤ جو کچھ تمہارا ہے بیچ کر غریبوں کو دو۔ تمہیں آسمان پر خزانہ ملے گا اور آکر میرے پیچھے ہولو (۲۲) اس بات سے اس کے چہرے پر اداسی چھا گئی اور وہ غمگین ہو کر چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تھا۔

(۲۳) پھر سیدنا عیسیٰ نے چاروں طرف نظر کرکے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا دولت مندوں کا پروردگار کی بادشاہی میں داخل ہونا کیسا مشکل ہے! (۲۴) صحابہ کرام آپ کی باتوں سے حیران ہوئے۔ سیدنا عیسیٰ نے پھر جواب میں ان سے کہا بچو! جو لوگ دولت پر بھروسہ رکھتے ہیں ان کے لئے پروردگار کی بادشاہی میں داخل ہونا کیا ہی مشکل ہے! (۲۵) اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گذر جانا اس سے آسان ہے کہ دولت مند پروردگار کی بادشاہی میں داخل ہو۔ (۲۶) وہ نہایت ہی حیران ہو کر آپ سے کہنے لگے پھر کون نجات پاسکتا ہے؟ (۲۷) سیدنا عیسیٰ نے ان کی طرف نظر کرکے کہا یہ آدمیوں سے تو نہیں ہوسکتا لیکن پروردگار سے ہوسکتا ہے کیونکہ پروردگار سے سب کچھ ہوسکتا ہے۔ (۲۸) حضرت پطرس نے آپ سے کہا دیکھئے ہم نے تو سب کچھ چھوڑ دیا اور آپ کے پیچھے ہولئے ہیں۔ (۲۹) سیدنا عیسیٰ نے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایسا کوئی نہیں جس نے گھر یا بھائیوں یا بہنوں یا ماں باپ یا بچوں یا کھیتوں کو میری خاطر اور انجیل کی خاطر چھوڑ دیا ہو۔ (۳۰) اب اس زمانہ میں سو گنا نہ پائے۔ گھر اور بھائی اور بہنیں اور مائیں اور بچے اور کھیت مگر ظلم کے ساتھ۔ اور آنے والے عالم میں ہمیشہ کی زندگی۔ (۳۱) لیکن بہت سے اول آخر ہو جائیں گے اور آخر اول۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کے مصائب اور موت کا تیسری مرتبہ بیان

(۳۲) اور آپ یروشلیم کو جاتے ہوئے راستہ میں تھے اور سیدنا عیسیٰ ان کے آگے آگے جارہے تھے۔ وہ حیران ہونے لگے اور جو پیچھے پیچھے چلتے تھے ڈرنے لگے۔ پس آپ پھر ان بارہ کو ساتھ لے کر ان کو وہ باتیں بتانے لگے جو آپ پر آنے والی تھیں۔ (۳۳) کہ دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہیں اور ابن آدم، امام اعظم اور فقیہوں کے حوالہ کیا جائے گا اور وہ اس کے قتل کا حکم دیں گے اور اسے مشرکین کے حوالہ کریں گے۔ (۳۴) اور وہ اسے ٹھٹھوں میں اڑائیں گے اور اس پر تھوکیں گے اور اسے کوڑے ماریں گے اور قتل کریں گے اور تین دن کے بعد جی اٹھے گا۔

(۳۵) تب زبدی کے بیٹوں حضرت یعقوب اور حضرت یحییٰ نے آپ کے پاس آکر آپ سے کہا استاد محترم! ہم چاہتے ہیں کہ جس بات کی ہم آپ سے درخواست کریں آپ ہمارے لئے کریں۔ (۳۶) آپ نے ان سے فرمایا تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے کروں؟ (۳۷) انہوں نے آپ سے کہا ہمارے لئے یہ کریں کہ آپ کی بزرگی اور عظمت میں ہم میں ایک آپ کی دہنی طرف اور ایک آپ کی بائیں طرف بیٹھے۔ (۳۸) سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا تم نہیں جانتے کہ کیا مانگتے ہو۔ جو پیالہ میں پینے کو ہوں کیا تم پی سکتے ہو؟ اور جو اصطباغ میں لینے کو ہوں تم لے سکتے ہو؟ (۳۹) انہوں نے آپ سے کہا ہم سے ہوسکتا ہے۔ سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا جو پیالہ میں پینے کو ہوں تم پیو گے اور جو بپتسمہ میں لینے کو ہوں تم لو گے۔ (۴۰) لیکن اپنی دہنی یا بائیں طرف کسی کو بٹھا دینا میرا کام نہیں مگر جن کے لئے تیار کیا گیا ان ہی کے لئے ہے۔ (۴۱) جب ان دسوں نے یہ سنا تو حضرت یعقوب اور حضرت یحییٰ سے خفا ہونے لگے۔ (۴۲) مگر سیدنا عیسیٰ نے انہیں پاس بلا کر ان سے فرمایا تم جانتے ہو کہ جو مشرکین کے سردار سمجھے جاتے ہیں وہ ان پر حکومت چلاتے ہیں اور ان کے امیر ان پر اختیار جتاتے ہیں۔ (۴۳) مگر تم میں ایسا نہیں ہے بلکہ جو تم میں بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا خادم بنے۔ (۴۴) اور جو تم میں اول ہونا چاہے وہ سب کا غلام بنے۔ (۴۵) کیونکہ ابن آدم بھی اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے۔

اندھے برتمائی کی شفا

(۴۶) آپ یروشلیم میں آئے اور جب آپ اور آپ کے صحابہ کرام اور ایک بڑی بھیڑ یحریحو سے نکلتی تھی تو تمائی کا بیٹا برتمائی اندھا فقیر راہ کے کنارے بیٹھا ہوا تھا۔(۴۷) اور یہ سن کر کہ سیدنا عیسیٰ ناصری ہے چلا چلا کر کہنے لگا اے ابن داؤد اے عیسیٰ مجھ پر رحم کریں۔ (۴۸) بہتوں نے اسے ڈانٹا کہ چپ رہو مگر وہ اور بھی زیادہ چلایا کہ اے ابن داؤد مجھ پر رحم کر! (۴۹) سیدنا عیسیٰ نے کھڑے ہو کر فرمایا اسے بلاؤ۔ پس انہوں نے اس اندھے کو یہ کہہ کر بلایا کہ تسلی رکھو۔ اٹھو وہ تمہیں بلاتے ہیں۔ (۵۰) وہ اپنا کپڑا پھینک کر اچھل پڑا اور سیدنا عیسیٰ کے پاس آیا۔(۵۱) سیدنا عیسیٰ نے اس سے فرمایا تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے کروں؟ اندھے نے آپ سے کہا اے مالک! یہ کہ میں بینا ہو جاؤں۔ (۵۲) سیدنا عیسیٰ نے اس سے فرمایا جاؤ تمہارے ایمان نے تمہیں اچھا کردیا۔ وہ فی الفور بینا ہو گیا اور راہ میں آپ کے پیچھے ہولیا۔

رکوع ۱۱

یروشلیم میں شاہانہ داخلہ

(۱) جب آپ یروشلیم کے نزدیک زیتون کے پہاڑ پر بیت فگے اور بیت عنیاہ کے پاس آئے تو آپ نے اپنے صحابہ کرام میں سے دو کو بھیجا۔ (۲) اور ان سے فرمایا کہ اپنے سامنے کے گاؤں میں جاؤ اور اس میں داخل ہوتے ہی ایک گدھی کا بچہ بندھا ہوا تمہیں ملے گا جس پر کوئی آدمی اب تک سوار نہیں ہوا۔ اسے کھول لاؤ۔ (۳) اور اگر کوئی تم سے کہے کہ تم یہ کیوں کرتے ہو؟ تو کہنا کہ مالک کو اس کی ضرورت ہے۔ وہ فی الفور اسے یہاں بھیج دے گا۔ (۴) پس وہ گئے اور بچے کو دروازہ کے نزدیک باہر چوک میں بندھا ہوا پایا اور اسے کھولنے لگے۔(۵) مگر جو لوگ وہاں کھڑے تھے ان میں سے بعض نے ان سے کہا یہ کیا کرتے ہو کہ گدھی کا بچہ کھولتے ہو؟ (۶) انہوں نے جیسا سیدنا عیسیٰ نے کہا تھا ویسا ہی ان سے کہہ دیا اور انہوں نے ان کو جانے دیا۔ (۷) پس وہ گدھی کے بچے کو سیدنا عیسیٰ کے پاس لائے اور اپنے کپڑے اس پر ڈال دئے اور آپ اس پر سوار ہو گئے۔(۸) اور بہت لوگوں نے اپنے کپڑے راہ میں بچھا دئے۔ اوروں نے کھیتوں میں سے ڈالیاں کاٹ کر پھیلادیں۔ (۹) جو آپ کے آگے آگے جاتے اور پیچھے پیچھے چلے آتے تھے پکار پکار کر کہتے جاتے تھے زندہ باد زندہ باد۔ قابلِ ستائش ہے وہ جو پروردگار کے نام سے آتا ہے۔ (۱۰) قابلِ ستائش ہمارے باپ داؤد کی بادشاہی جو آرہی ہے۔ عالم پر تمجید۔ (۱۱) آپ یروشلیم میں داخل ہو کر بیت اللہ میں آئے اور چاروں طرف سب چیزیں ملاحظہ کر کے ان بارہ کے ساتھ بیت عنیاہ کو تشریف لے گئے کیونکہ شام ہو گئی تھی۔

انجیر کے درخت پر لعنت

(۱۲) دوسرے دن جب وہ بیت عنیاہ سے نکلے تو آپ کو بھوک لگی۔(۱۳) آپ دور سے انجیر کا ایک درخت جس میں پتے تھے دیکھ کر تشریف لے گئے کہ شاید اس میں کچھ پائیں۔ مگر جب اس کے پاس پہنچے تو پتوں کے سوا کچھ نہ پایا کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا۔ (۱۴) آپ نے ان سے فرمایا آئندہ کوئی تجھ سے کبھی پھل نہ کھائے اور آپ کے صحابہ کرام نے سنا۔

بیت اللہ میں داخلہ

(۱۵) پھر آپ یروشلیم میں آئے اور سیدنا عیسیٰ بیت اللہ میں داخل ہو کر ان کو جو بیت اللہ میں خرید و فروخت کر رہے تھے باہر نکالنے لگے اور صرافوں کے تختوں اور کبوتر فروشوں کی چوکیوں کو الٹ دیا۔ (۱۶) آپ نے کسی کو بیت اللہ میں سے ہو کر کوئی برتن لے جانے نہ دیا۔ (۱۷) اور اپنی تعلیم میں ان سے فرمایا کیا یہ نہیں لکھا ہے کہ میرا گھر سب امتوں کے لئے دعا کا گھر کہلائے گا؟ مگر تم نے اسے ڈاکوؤں کی کھوہ بنا دیا ہے۔ (۱۸) اور امام اعظم اور فقیہ یہ سن کر آپ کے ہلاک کرنے کا موقع ڈھونڈنے لگے کیونکہ آپ سے ڈرتے تھے اس لئے کہ سب لوگ آپ کی تعلیم سے حیران تھے۔

(۱۹) اور ہر شام کو آپ شہر سے باہر جایا کرتے تھے۔

انجیر کے درخت سے سبق

(۲۰) پھر صبح کو جب آپ ادھر سے گذرے تو اس انجیر کے درخت کو جڑ تک سوکھا ہوا دیکھا۔ (۲۱) حضرت پطرس کو وہ بات یاد آئی اور آپ سے کہنے لگے مالک! دیکھئے یہ انجیر کا درخت جس پر آپ نے لعنت کی تھی سوکھ گیا ہے۔ (۲۲) سیدنا عیسیٰ المسیح نے جواب میں ان سے فرمایا پروردگارِ عالم پر ایمان رکھو۔ (۲۳) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اس پہاڑ سے کہے کہ تو! اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ اور اپنے دل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کہتا ہے وہ ہو جائے گا تو اس کے لئے وہی ہوگا۔ (۲۴) اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کو مل گیا اور وہ تم کو مل جائے گا۔ (۲۵) جب کبھی تم کھڑے ہوئے دعا کرتے ہو اگر تمہیں کسی سے کچھ شکایت ہو تو اسے معاف کرو تاکہ تمہارا پروردگار بھی جو آسمان پر ہے تمہارے گناہ معاف کرے۔ (۲۶) (اگر تم معاف نہ کرو گے تو تمہارا پروردگار جو آسمان پر ہے تمہارے گناہ بھی معاف نہ کرے گا)۔

مختارِ دو عالم سیدنا عیسیٰ المسیح کے اختیار کے بارے سوال

(۲۷) پھر آپ یروشلیم میں تشریف لائے اور جب بیت اللہ میں پھر رہے تھے تو امام اعظم اور فقیہ اور بزرگ آپ کے پاس آئے۔ (۲۸) اور آپ سے کہنے لگے آپ ان کاموں کو کس اختیار سے کرتے ہیں؟ یا کس نے آپ کو یہ اختیار دیا کہ ان کاموں کو کریں؟ (۲۹) سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں تم جواب دو تو میں تم کو بتاؤں گا کہ ان کاموں کو کس اختیار سے کرتا ہوں۔ (۳۰) یحییٰ کا اصطباغ آسمان کی طرف سے تھا یا انسان کی طرف سے؟ مجھے جواب دو۔ (۳۱) وہ آپس میں کہنے لگے کہ اگر ہم کہیں آسمان کی طرف سے تو وہ کہے گا پھر تم نے کیوں اس کا یقین نہ کیا؟ (۳۲) اور اگر کہیں انسان کی طرف سے تو لوگوں کا ڈر تھا اس لئے کہ سب لوگ واقعی حضرت یحییٰ کو نبی جانتے تھے۔ (۳۳) پس انہوں نے جواب میں سیدنا عیسیٰ سے کہا ہم نہیں جانتے۔ سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا میں بھی تم کو نہیں بتاتا کہ ان کاموں کو کس اختیار سے کرتا ہوں۔

رکوع ۱۲

تاکستان (انگوروں کے باغ) کے باغبانوں کی تمثیل

(۱) پھر آپ ان کو تمثیلوں میں درس دینے لگے کہ ایک شخص نے تاکستان لگایا اور اس کی چاروں طرف احاطہ گھیرا اور حوض کھودا اور بُرج بنایا اور اسے باغبانوں کو ٹھیکے پر دے کر پردیس چلا گیا۔ (۲) پھر پھل کے موسم میں اس نے نوکر کو باغبانوں کے پاس بھیجا تاکہ باغبانوں سے تاکستان کے پھلوں کا حصہ لے لے۔ (۳) لیکن انہوں نے اسے پکڑ کر پیٹا اور خالی ہاتھ لوٹا دیا۔(۴) اس نے پھر ایک اور نوکر کو ان کے پاس بھیجا مگر انہوں نے اس کا سر پھوڑ دیا اور بے عزت کیا۔(۵) پھر اس نے ایک اور کو بھیجا۔ انہوں نے اسے قتل کیا۔ پھر اور بہیتروں کو بھیجا۔ انہوں نے ان میں سے بعض کو پیٹا اور بعض کو قتل کیا۔(۶) اب باقی ایک تھا جو اس کا پیارا بیٹا تھا اس نے آخر اسے ان کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کریں گے۔(۷) لیکن ان باغبانوں نے آپس میں کہا یہی وارث ہے۔ آؤ اسے قتل کر ڈالیں۔ میراث ہماری ہوجائے گی۔ (۸) پس انہوں نے اسے پکڑ کر قتل کیا اور تاکستان کے باہر پھینک دیا۔ (۹) اب تاکستان کا مالک کیا کرے گا؟ وہ آئے گا اور ان باغبانوں کو ہلاک کر کے تاکستان اوروں کو دے دے گا۔(۱۰) کیا تم نے یہ نوشتہ بھی نہیں پڑھا کہ

جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔

(۱۱) یہ پروردگار کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہے؟

(۱۲)اس پر وہ آپ کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگے مگر عوام الناس سے ڈرے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ آپ نے یہ تمثیل ان ہی پر کہی۔ پس وہ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے۔

جزیہ کے بارے سوال

(۱۳) پھر انہوں نے بعض فریسیوں اور ہیرودیوں کو آپ کے پاس بھیجا تاکہ باتوں میں آپ کو پھنسائیں۔(۱۴) انہوں نے آکر آپ سے کہا استاد ہم جانتے ہیں کہ آپ سچے ہیں اور کسی کی پروا نہیں کرتے کیونکہ آپ کسی آدمی کے طرف دار نہیں بلکہ سچائی سے خدا کی راہ کی تعلیم دیتے ہیں۔(۱۵) پس قیصر کو جزیہ دینا روا ہے یا نہیں؟ ہم دیں یا نہ دیں؟ آپ نے ان کی منافقت معلوم کر کے ان سے فرمایا تم مجھے کیوں آزماتے ہو؟ میرے پاس ایک دینار لاؤ کہ میں دیکھوں۔(۱۶) وہ لے آئے۔ آپ نے ان سے فرمایا یہ صورت اور نام کس کا ہے؟ انہوں نے آپ سے کہا قیصر کا۔ (۱۷)سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو پروردگار کا ہے پروردگار کو ادا کرو۔ وہ آپ پر تعجب کرنے لگے۔

قاضیِ محشر سیدنا عیسیٰ المسیح سے قیامت ک بارے سوال

(۱۸) پھر صدوقیوں[1] نے جو کہتے ہیں کہ قیامت نہیں ہوگی آپ کے پاس آکر آپ سے یہ سوال کیا کہ (۱۹) استادِ محترم ہمارے لئے حضرت موسیٰ نے لکھاہے کہ اگر کسی کا بھائی بے اولاد مرجائے اور اس کی بیوی رہ جائے تو اس کا بھائی اس کی بیوی کو لے ،لے تاکہ اپنے بھائی کے لئے نسل پیدا کرے ۔(۲۰) سات بھائی تھے ۔ پہلے نے بیوی کی اور بے اولاد مر گیا۔(۲۱) دوسرے نے اسے لیا اور بے اولاد مر گیا اور اسی طرح تیسرے نے ۔(۲۲) یہاں تک کہ ساتوں بے اولاد مر گئے ۔سب کے بعد وہ عورت بھی مر گئی (۲۳) قیامت میں یہ ان میں سے کس کی بیوی ہوگی؟ کیونکہ وہ ساتوں کی بیوی بنی تھی۔(۲۴) سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا کیا تم اس سبب سے گمراہ نہیں ہو کہ نہ کلام اللہ کو جانتے ہو نہ اللہ وتبارک تعالیٰ کی قدرت کو؟ (۲۵) کیونکہ جب لوگ مردوں میں سے جی اٹھیں گے تو ان میں بیاہ شادی نہ ہوگی بلکہ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے۔

(۲۶) مگر اس بارے میں کہ مردے جی اٹھتے ہیں کیا تم نے موسیٰ کی کتاب (توریت شریف) میں جھاڑی کے ذکر میں نہیں پڑھا کہ پروردگار نے اس سے فرمایا میں ابرہام، کا پروردگار اور اضحاق کا پروردگار اور یعقوب کا پروردگار ہوں؟ (۲۷) وہ تو مردوں کا پروردگار نہیں بلکہ زندوں کا پروردگار ہے۔ پس تم بڑے گمراہ ہو۔

مبلغِ اعظم سیدنا عیسیٰ المسیح سے اہم ترین حکم کے بارے سوال

(۲۸) فقیہ کے عالموں میں سے ایک نے ان کو بحث کرتے سن کر جان لیا کہ آپ نے ان کو خوب جواب دیا ہے۔ وہ پاس آیا اور آپ سے پوچھا کہ سب حکموں میں اول کون سا ہے؟ (۲۹) سیدنا عیسیٰ المسیح نے جواب میں فرمایا کہ اول یہ ہے کہ اے اسرائیل سن ، خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔ (۳۰) تم پروردگار سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت کرو۔ (۳۱) دوسرا یہ ہے کہ تم اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت کرو۔ ان سے بڑا اور کوئی حکم نہیں۔(۳۲) فقیہ کے عالموں نے آپ سے کہا اے استاد بہت خوب! آپ نے سچ کہا کہ وہ ایک ہی ہے اور اس کے سوا اور کوئی نہیں ۔(۳۳) اس سے سارے دل اور ساری عقل اور ساری طاقت سے محبت کرنا اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت کرنا سب سوختنی قربانیوں اورذبحیوں سے بڑھ کر ہے۔ (۳۴) جب سیدنا عیسیٰ المسیح نے دیکھا کہ اس نے دانائی سے جواب دیا تو اس سے فرمایا تم پروردگار کی بادشاہی سے دور نہیں اور پھر کسی نے آپ سے سوال کرنے کی جرات نہ کی۔

المسیح کے بارے سوال

(۳۵) پھر سیدنا عیسیٰ المسیح نے بیت اللہ میں تعلیم دیتے وقت یہ کہا کہ فقیہ کیوں کر کہتے ہیں کہ مسیح داؤد نبی کا بیٹا ہے؟ (۳۶) داؤد نے خود روحِ پاک کی ہدایت سے فرمایا ہے کہ
پروردگار نے میرے مولا سے فرمایا میری دہنی طرف بیٹھ

[1] ۔ یہودیوں کا ایک گروہ جو قیامت اور موت کے بعد زندگی کے تصور کو رد کرتا تھا۔ وہ فریسیوں کے جو قیامت پر ایمان رکھتے تھے مخالف تھے۔

جب تک میں تمہارے دشمنوں کو تمہارے پاؤں کے نیچے کی چوکی نہ کردوں

(۳۷)داؤد توآپ اسے مولا کہتا ہے۔ پھر وہ اس کا بیٹا کہاں سے ٹھہرا؟ عام لوگ خوشی سے آپ کی سنتے تھے۔

فقیہوں اور فریسیوں کی تعلیم سے خبردار

(۳۸) پھر آپ نے اپنی تعلیم میں فرمایا کہ فقیہوں سے خبردار رہو جو لمبے لمبے جامے پہن کر پھرنا اور بازاروں میں سلام ۔ (۳۹) اور عبادت خانوں میں اعلیٰ درجہ کی کرسیاں اور ضیافتوں میں صدر نشینی چاہتے ہیں۔(۴۰) وہ بیواؤں کے گھروں کو دبا بیٹھتے ہیں اور دکھاوے کے لئے نماز کو طول دیتے ہیں۔ ان ہی کو زیادہ سزا ملے گی۔

بیوہ کا ہدیہ

(۴۱) پھر آپ بیت اللہ کے خزانہ کے سامنے بیٹھے دیکھ رہے تھے کہ لوگ بیت اللہ کے خزانہ میں چندہ کس طرح ڈالتے ہیں اور بہتیرے دولت مند بہت کچھ ڈال رہے تھے ۔(۴۲) اتنے میں ایک کنگال بیوہ نے آکر دو دمڑیاں یعنی ایک دھیلا ڈالا۔ (۴۳) آپ نے اپنے صحابہ کرام کو پاس بلا کر ان سے فرمایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو بیت اللہ کے خزانہ میں ڈال رہے ہیں اس کنگال بیوہ نے ان سب سے زیادہ ڈالا۔(۴۴) کیونکہ سبھوں نے اپنے مال کی بہتات سے ڈالا مگر اس نے اپنی ناداری کی حالت میں جو کچھ اس کا تھا یعنی اپنی ساری روزی ڈال دی ۔

رکوع ۱۳

بیت اللہ کے مسمار کی جانے پیش گوئی

(۱) جب آپ بیت اللہ سے باہر تشریف لے جارہے تھے توآپ کے صحابہ کرام میں سے ایک نے آپ سے کہا اے استاد۔ دیکھیئے یہ کیسے کیسے پتھر اور کیسی کیسی عمارتیں ہیں!(۲) سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا تم ان بڑی بڑی عمارتوں کو دیکھتے ہو؟ یہاں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا جو گرایا نہ جائے۔

ایذارسانیاں

(۳) جب آپ کوہ زیتون پر بیت اللہ کے سامنے تشریف فرماں تھے تو حضرت پطرس اور حضرت یعقوب اور حضرت یوحنا اور حضرت اندریاس نے تنہائی میں آپ سے پوچھا۔(۴) ہمیں بتائیے کہ یہ باتیں کب ہوں گی ؟ اور جب یہ سب باتیں پوری ہونے کو ہوں اس وقت کا کیا نشان ہے؟ (۵) سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ خبردار کوئی تم کو گمراہ نہ کردے (۶) بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ وہ میں ہی ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے ۔(۷) جب تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہیں سنو تو گھبرا نہ جانا۔ ان کا واقع ہونا ضرور ہے لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا۔(۸) کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی۔ جگہ جگہ بھونچال آئیں گے اور کال پڑیں گے۔ یہ باتیں مصیبتوں کا شروع ہوں گی۔

(۹)لیکن تم خبردار رہو کیونکہ لوگ تم کو عدالتوں کے حوالہ کریں گے اور تم عبادت خانوں میں پیٹے جاؤ گے اور حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے میری خاطر حاضر کئے جاؤ گے تا کہ ان کے لئے گواہی ہو۔(۱۰) ضرور ہے کہ پہلے سب امتوں میں انجیل کی تبلیغ کی جائے۔(۱۱) لیکن جب تمہیں لے جا کر حوالہ کریں تو پہلے سے فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کہیں بلکہ جو کچھ اس گھڑی تمہیں بتایا جائے وہی کہنا کیونکہ کہنے والے تم نہیں ہو بلکہ روحِ پاک ہے۔(۱۲) بھائی کو بھائی اور بیٹے کو باپ قتل کے لئے حوالہ کرے گا اور بیٹے ماں باپ کے برخلاف کھڑے ہو کر انہیں مروا ڈالیں گے۔(۱۳) میرے نام کے سبب سے سب لوگ تم سے عداوت رکھیں گے مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا۔

دہشتناک مکروہ چیز

(۱۴) پس جب تم اس اجاڑنے والی مکروہ چیز کو اس جگہ کھڑی ہوئی دیکھو جہاں اس کا کھڑا ہونا روا نہیں (پڑھنے والا سمجھ لے)اس وقت جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں پر بھاگ جائیں۔(۱۵) جو کوٹھے پر ہو وہ اپنے گھر سے کچھ لینے کو نہ نیچے اترے نہ اندر جائے۔(۱۶) اور جو کھیت میں ہو وہ اپنا کپڑا لینے کو پیچھے نہ لوٹے۔(۱۷) مگر ان پر افسوس جو ان دنوں میں حاملہ ہوں اور جو دودھ پلاتی ہوں! (۱۸) اور دعا کرو کہ یہ جاڑوں میں نہ ہو۔(۱۹) کیونکہ وہ دن ایسی مصیبت کے ہوں گے کہ خلقت کے شروع سے جسے پروردگار نے خلق کیا نہ اب تک ہوئی ہے نہ کبھی ہو گی۔(۲۰) اگر پروردگار ان دنوں کو نہ گھٹاتا تو کوئی بشر نہ بچتا مگر ان بندوں کی خاطر جن کو اس نے چنا ہے ان دنوں کو گھٹایا۔(۲۱) اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں یا دیکھوں وہاں تو یقین نہ کرنا۔(۲۲) کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور نشان اور عجیب کام دکھائیں گے تا کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدہ کو بھی گمراہ کردیں۔(۲۳) لیکن تم خبردار رہو۔ دیکھو میں نے تم سے سب کچھ پہلے ہی کہہ دیا ہے۔

ابن آدم (سیدنا عیسیٰ المسیح) کی آمد ثانی

(۲۴) مگر ان دنوں میں اس مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔(۲۵) آسمان سے ستارے گرنے لگیں گے اور جو قوتیں آسمان میں ہیں وہ ہلائی جائیں گی۔(۲۶) اس وقت لوگ ابن آدم کو بڑی قدرت، عظمت، بزرگی کے ساتھ آتے دیکھیں گے۔(۲۷) اس وقت وہ فرشتوں کو بھیج کر اپنے بندوں کو زمین کی انتہا سے آسمان کی انتہا تک چاروں طرف سے جمع کرے گا۔

انجیر کے درخت سے سبق

(۲۸) اب انجیر کے درخت سے ایک تمثیل سیکھو۔ جونہی اس کی ڈالی نرم ہوتی اور پتے نکلتے ہیں تم جان لیتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے۔(۲۹) اسی طرح جب تم ان باتوں کو ہوتے دیکھو تو جان لو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے۔(۳۰) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ سب باتیں نہ ہو لیں یہ نسل ہرگز تمام نہ ہو گی(۳۱) آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں نہ ٹلیں گی۔

آمد ثانی کا دن اور گھڑی

(۳۲)لیکن اس دن یا اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ ابن اللہ مگراللہ وتبارک تعالیٰ ۔(۳۳) خبردار ! جاگتے اور دعا کرتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ وقت کب آئے گا (۳۴) یہ اس آدمی کا سا حال ہے جو پردیس گیا اور اس نے گھر سے رخصت ہوتے وقت اپنے نوکروں کو اختیار دیا یعنی ہر ایک کو اس کا کام بتادیا اور دربان کو حکم دیا کہ جاگتا رہے۔(۳۵) پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب آئے گا ۔ شام کو یا آدھی رات کو یا مرغ کے بانگ دیتے وقت یا صبح کو۔(۳۶) ایسا نہ ہو کہ اچانک آکروہ تم کو سوتے پائے۔(۳۷) اور جو کچھ میں تم سے کہتاہوں وہی سب سے کہتا ہوں کہ جاگتے رہو۔

رکوع ۱۴

سیدنا عیسیٰ المسیح کے خلاف سازش

(۱) دو دون کے بعد عیدِ فسح اور عیدِ فطیر ہونے والی تھی اور امام اعظم اور فقیہ موقع ڈھونڈرہے تھے کہ آپ کو کیسے فریب سے پکڑ کر قتل کریں۔(۲) کیونکہ کہتے تھے کہ عید میں نہیں ۔ ایسا نہ ہو کہ عوام الناس میں بلوا ہوجائے۔

بیت عنیاہ میں سیدنا عیسیٰ المسیح پر عطر انڈیلنا

(۳) جب آپ بیت عنیاہ میں شمعون کوڑھی کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھے تو ایک عورت جٹاماسی کا بیش قیمت خالص عطر سنگ مرمر کے عطر دان میں لائی اور عطر دان توڑ کر عطر کو آپ کے سرِ مبارک پر ڈالا۔ (۴) مگر بعض اپنے دل میں خفا ہو کر کہنے لگے یہ عطر کس لئے ضائع کیا گیا ؟ کیونکہ یہ عطر تین سو دینار سے زیادہ کو بک کر غریبوں کو دیا جاسکتا تھا اور وہ اسے ملامت کرنے لگے۔(۶) سیدنا عیسیٰ نے کہا اسے چھوڑ دو۔اسے کیوں دق کرتے ہو؟ اس نے میرے ساتھ بھلائی کی ہے ۔ (۷) کیونکہ غریب غربا تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں ۔ جب چاہو ان کے ساتھ نیکی کرسکتے ہو لیکن میں تمہارے پاس ہمیشہ نہ رہوں گا ۔ (۸) جو کچھ وہ کرسکی اس نے کیا۔ اس نے دفن کے لئے میرے بدن پر پہلے ہی سے عطر ملا۔ (۹) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمام دنیا میں جہاں کہیں انجیل کی تبلیغ کی جائے گی یہ بھی جو اس نے کیا اس کی یادگاری میں بیان کیا جائے گا۔

یہوداہ اسکریوتی کی غداری

(۱۰) پھر یہوداہ اسکریوتی جو ان بارہ میں سے تھا امام اعظم کے پاس چلا گیا تا کہ سیدنا عیسیٰ المسیح ان کے حوالہ کردے ۔ (۱۱) وہ یہ سن کر خوش ہوئے اور اس کو روپے دینے کا اقرار کیا اور وہ موقع ڈھونڈنے لگا کہ کسی طرح قابو پا کر آپ کو پکڑوا دے۔

آخری فسح

(۱۲) عیدِ فطیر کے پہلے دن یعنی جس روز فسح کو ذبح کیا کرتے تھے آپ کے صحابہ کرام نے آپ سے کہا آپ کہاں چاہتے ہیں کہ ہم جا کر آپ کے لئے فسح کھانے کی تیاری کریں؟(۱۳) آپ نے اپنے صحابہ کرام میں سے دو کو بھیجا اور ان سے کہا شہر میں جاؤ۔ایک شخص پانی کا گھڑا لئے ہوئے تمہیں ملے گا اس کے پیچھے ہولینا۔(۱۴) اورجہاں وہ داخل ہو اس گھر کے مالک سے کہنا استاد فرماتے ہیں کہ میرا مہمان خانہ جہاں میں اپنے صحابہ کرام کے ساتھ کھاؤں کہاں ہے؟(۱۵) وہ آپ تم کو ایک بڑا بالاخانہ آراستہ اور تیار دکھائے گا وہیں ہمارے لئے تیاری کرنا۔(۱۶) پس صاحبہ کرام چلے گئے اور شہر میں آکر جیسا آپ نے ان سے فرمایا تھا ویسا ہی پایا اور فسح کو تیار کیا۔

(۱۷) جب شام ہوئی تو آپ ان بارہ کے ساتھ آئے۔(۱۸) جب وہ بیٹھے کھا رہے تھے تو سیدنا عیسیٰ المسیح نے فرمایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک جو میرے ساتھ کھاتا ہے مجھے پکڑوائے گا۔(۱۹) وہ دل گیر ہونے اور ایک ایک کرکے آپ سے کہنے لگے کیا میں ہوں؟(۲۰) آپ نے ان سے فرمایا کہ وہ بارہ میں سے ایک ہے جو میرے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالتا ہے۔(۲۱) کیونکہ ابن آدم تو جیسا اس کے حق میں لکھا جاتا ہی ہے لیکن اس آدمی پر افسوس جس کے وسیلہ سے ابن آدم پکڑوایا جاتا ہے! اگر وہ آدمی پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا ہوتا۔

عشائے ربانی

(۲۲) وہ کھا ہی رہے تھے کہ آپ نے روٹی لی اور برکت دے کر توڑی اور ان کو دی اور فرمایا کہ لو یہ میرا بدن ہے۔(۲۳) پھر آپ نے پیالہ لے کر شکر کیا اور ان کو دیا اور ان سبھوں نے اس میں سے پیا۔(۲۴) آپ نے ان سے فرمایا یہ میرا وہ عہد کا خون ہے جو بہتیروں کے لئے بہایا جاتا ہے۔(۲۵) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ انگور کا شیرہ پھر کبھی نہ پیوں گا اس دن تک کہ پروردگار کی بادشاہی میں نیا نہ پیوں۔

(۲۶) پھر حمدِ باری تعالیٰ کرکے کوہِ زیتون پر تشریف لے گئے۔

حضرت پطرس کے انکار کی پیش گوئی

(۲۷) سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا تم سب ٹھوکر کھاؤ گے کیونکہ لکھا ہے کہ میں چرواہے کو ماروں گا اور بھیڑیں پراگندہ ہوجائیں گی۔(۲۸) مگر میں اپنے جی اٹھنے کے بعد تم سے پہلے گلیل کو جاؤں گا۔(۲۹) حضرت پطرس نے آپ سے کہا گو سب ٹھوکر کھائیں لیکن میں نہ کھاؤں گا۔(۳۰) سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم آج اسی رات مرغ کے دو بار بانگ دینے سے پہلے تین بار میرا انکار کروگے۔(۳۱) لیکن انہوں نے بہت زور دے کر کہا اگر آپ کے ساتھ مجھے مرنا بھی پڑے تو بھی آپ کا انکار نہ کروں گا۔اسی طرح اور سب نے بھی کہا۔

گتسمنی باغ میں دعا

(۳۲) پھر وہ ایک جگہ آئے جس کا نام گتسمنی تھا اور آپ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا یہاں بیٹھے رہو جب تک میں دعا کروں۔(۳۳) حضرت پطرس اور حضرت یعقوب اور حضرت یحیٰی کو اپنے ساتھ لے کر نہایت حیران اور بے قرار ہونے لگے۔(۳۴) اور ان سے فرمایا میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ تم یہاں ٹھہرو اور جاگتے رہو۔ (۳۵) آپ تھوڑے آگے بڑھے اور زمین پر سجدہ ریز ہو کر فرمانے لگے کہ یہ گھڑی مجھ سے ٹل جائے۔(۳۶) اور فرمایا اے ابا (پروردگار) آپ سے سب کچھ ہوسکتا ہے۔ اس پیالہ کو میرے پاس سے ہٹالے تو بھی جو میں چاہتا ہوں وہ نہیں بلکہ جو آپ چاہتے ہیں وہی ہو۔(۳۷) پھر آپ آئے اور انہیں سوتے پا کر حضرت پطرس سے فرمایا اے شمعون تم سوتے ہو؟ کیا تم ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے؟ (۳۸) جاگو اور دعا کرو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔ روح تو مستعد ہے مگر جسم کمزور ہے۔(۳۹) آپ پھر تشریف لے گئے اور وہی بات کہہ کر دعا کی۔(۴۰) پھر آپ نے آکر انہیں سوتے پایا کیونکہ ان کی آنکھیں نیند سے بھری تھیں اور وہ نہ جانتے تھے کہ آپ کو کیا جواب دیں۔(۴۱) پھر تیسری بار آکر ان سے فرمایا اب سوتے رہو اور آرام کرو۔ بس وقت آپہنچا ہے۔ دیکھو ابن آدم گنہگاروں کے ہاتھ میں حوالہ کیاجاتا ہے۔(۴۲) اٹھو چلیں۔ دیکھو میرا پکڑوانے والا نزدیک آپہنچا ہے۔

گرفتاری

(۴۳) آپ یہ فرما ہی رہے تھے کہ فی الفور یہوداہ جو ان بارہ میں سے تھا اور اس کے ساتھ ایک بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے ہوئے امام اعظم اور فقہیوں اور بزرگوں کی طرف سے آپہنچی۔ (۴۴) آپ کے پکڑوانے والے نے انہیں یہ نشان دیا تھا کہ جس کا میں بوسہ لوں وہی ہے۔ اسے پکڑ کر حفاظت سے لے جانا۔(۴۵) وہ آکر فی الفور آپ کے پاس گیا اور اے کہا اے ربی! اور آپ کے بوسے لئے۔(۴۶) انہوں نے آپ پر ہاتھ ڈال کر آپ کو پکڑلیا۔(۴۷) ان میں سے جو پاس کھڑے تھے ایک نے تلوار کھینچ کر امام اعظم کے نوکر پر چلائی اور اس کا کان اڑادیا۔(۴۸) سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا کیا تم تلواریں اور لاٹھیاں لے کر مجھے ڈاکو کی طرح پکڑنے نکلے ہو؟ (۴۹) میں ہر روز تمہارے پاس بیت اللہ میں درس دیتا تھا اور تم نے مجھے نہیں پکڑا۔ لیکن یہ اس لئے ہوا ہے کہ نوشتے پورے ہوں۔(۵۰) اس پر سب صحابہ کرام آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

(۵۱) مگر ایک جوان اپنے ننگے بدن پر مہین چادر اوڑھے ہوئے آپ کے پیچھے ہولیا۔ اسے لوگوں نے پکڑا۔(۵۲) مگر وہ چادر چھوڑ کر ننگا بھاگ گیا۔

صدرِ عدالت کے سامنے

(۵۳) پھر وہ سیدنا عیسیٰ المسیح کو امام اعظم کے پاس لے گئے اور سب امام اعظم اور بزرگ اور فقیہ اس کے ہاں جمع ہوگئے۔(۵۴) حضرت پطرس فاصلہ پر آپ کے پیچھے پیچھے امام اعظم کے دیوان خانہ کے اندر تک گئے اور پیادوں کے ساتھ بیٹھ کر آگ تاپنے لگے۔(۵۵) امام اعظم اور سب صدرِ عدالت والے سیدنا عیسیٰ کو مار ڈالنے کے لئے آپ کے خلاف گواہی ڈھونڈنے لگے مگر نہ پائی۔ (۵۶) کیونکہ بہتیروں نے آپ پر جھوٹی گواہیاں تو دیں لیکن ان کی گواہیاں متفق نہ تھیں۔(۵۷) پھر بعض نے اٹھ کر آپ پر یہ جھوٹی گواہی دی کہ۔(۵۸) ہم نے اسے (یعنی سیدنا عیسیٰ) یہ کہتے سنا ہے کہ میں اس مقدس کو(یعنی بیت اللہ) کو جو ہاتھ سے بنا ہے ڈھاؤں گا اور تین دن میں دوسرا بناؤں گا جو ہاتھ سے نہ بنا ہو۔(۵۹) لیکن اس پر بھی ان کی گواہی متفق نہ نکلی۔(۶۰) پھر امام

اعظم نے بیچ میں کھڑے ہو کر سیدنا عیسیٰ المسیح سے پوچھا کہ تم کچھ جواب نہیں دیتے ؟ یہ تمہارے خلاف کیا گواہی دیتے ہیں؟(۶۱) مگر آپ خاموش ہی رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔امام اعظم نے آپ سے پھر سوال کیا اور کہا کیا تم اس ستودہ کا بیٹا المسیح[1] ہو؟(۶۲) سیدنا عیسیٰ نے فرمایا ہاں میں ہوں اور تم ابن آدم کو قادرِ مطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں کے ساتھ آتے دیکھو گے۔(۶۳) امام اعظم نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا اب ہمیں گواہوں کی کیا حاجت رہی؟(۶۴) تم نے یہ کفر سنا۔ تمہاری کیا رائے ہے؟ ان سب نے فتویٰ دیا کہ آپ قتل کے لائق ہیں۔(۶۵) تب بعض آپ پر تھوکنے اور آپ کا منہ ڈھانپنے اور آپ کے مکے مارنے اور آپ سے کہنے لگے نبوت کی باتیں سناؤ! پیادوں نے آپ کو طمانچے مار مار اپنے قبضہ میں لیا۔

حضرت پطرس کا انکار

(۶۶) جب حضرت پطرس نیچے صحن میں تھے تو امام اعظم کی لونڈی میں سے ایک وہاں آئی۔(۶۷) اور حضرت پطرس کو آگ تاپتے دیکھ کر آپ پر نظر کی اور کہنے لگی تم بھی اس ناصری عیسیٰ کے ساتھ تھے۔(۶۸) آپ نے انکار کیا اور کہا کہ میں تو نہ جانتا اور نہ سمجھتا ہوں کہ تم کیا کہتی ہو۔ پھر آپ ڈیوڑھی میں گئے اور مرغ نے بانگ دی۔(۶۹) وہ لونڈی آپ کو دیکھ کر ان سے جو پاس کھڑے تھے پھر کہنے لگی یہ ان میں سے ہے۔(۷۰) مگر آپ نے پھر انکار کیا اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے جو پاس کھڑے تھے پطرس سے پھر کہا بیشک تم ان میں سے ہو کیونکہ تم گلیلی بھی ہو۔(۷۱) مگر آپ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگے کہ میں اس آدمی کو جس کا تم ذکر کرتے ہو نہیں جانتا۔(۷۲) فی الفور مرغ نے دوسری بار بانگ دی۔حضرت پطرس کو وہ بات جو سیدنا عیسیٰ نے آپ سے فرمائی تھی یاد آئی کہ مرغ کے دوبار بانگ دینے سے پہلے تو تم تین بار میرا انکار کرو گے اور اس پر غور کر کے آپ رو پڑے۔

رکوع ۱۵

پیکرِ معصومیت سیدنا عیسیٰ المسیح پیلاطس کے سامنے

(۱) فی الفور صبح ہوتے ہی امام اعظم نے بزرگوں اور فقیہوں اور سب صدر عدالت والوں سمیت صلاح کر کے سیدنا عیسیٰ کو بندھوایا اور لے جا کر پیلاطس کے حوالہ کیا۔(۲) پیلاطس نے آپ سے پوچھا کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟ آپ نے جواب میں اس سے فرمایا تم خود کہتے ہو۔(۳) امام اعظم آپ پر بہت الزام لگاتے رہے۔(۴) پیلاطس نے آپ سے دوبارہ سوال کر کے یہ کہا تم کچھ جواب نہیں دیتے؟ دیکھو یہ تم پر کتنی باتوں کا الزام لگاتے ہیں؟(۵) سیدنا عیسیٰ نے پھر بھی کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ پیلاطس نے تعجب کیا۔

سزائے موت کا حکم

(۶) پیلاطس عید پر ایک قیدی کو جس کے لئے لوگ عرض کرتے تھے ان کی خاطر چھوڑ دیا کرتا تھا۔(۷) اور برابا نام ایک آدمی ان باغیوں کے ساتھ قید میں پڑا تھا جنہوں نے بغاوت میں خون کیا تھا۔(۸) بھیڑ اوپر چڑھ کر اس سے عرض کرنے لگی کہ جو تمہارا دستور ہے وہ ہمارے لئے کرو۔(۹) پیلاطس نے انہیں یہ جواب دیا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری خاطر یہودیوں کے بادشاہ کو

---

[1] اس ستودہ کا بیٹا المسیح : یہودی اس خطاب کو مسیح موعود کے لئے لقب کے طور پر استعمال کرتے تھے جو آخری زمانہ میں بادشاہ ہوگا۔ یہودیوں کے نزدیک مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کفر کے مترادف تھا۔

چھوڑدوں؟ (۱۰) کیونکہ اسے معلوم تھا کہ امام اعظم نے آپ کو حسد سے میرے حوالہ کیا ہے۔(۱۱) مگر امام اعظم نے بھیڑ کو ابھارا تاکہ پیلاطس ان کی خاطر برابا ہی کو چھوڑدے۔(۱۲) پیلاطس نے دوبارہ ان سے کہا پھر جسے تم یہودیوں کا بادشاہ کہتے ہو اس سے میں کیا کروں؟ (۱۳) وہ پھر چلائے کہ آپ مصلوب ہوں۔(۱۴) پیلاطس نے ان سے فرمایا کیوں اس نے کیا برائی کی ہے؟ وہ اور بھی چلائے کہ وہ مصلوب ہو۔(۱۵) پیلاطس نے لوگوں کو خوش کرنے کے ارادہ سے ان کے لئے برابا کو چھوڑ دیا اور سیدنا عیسیٰ کو کوڑے لگوا کر حوالہ کیا کہ مصلوب کئے جائیں۔

رومی سپاہی کے ٹھٹھے اور مذاق

(۱۶) سپاہی آپ کو صحن میں لے گئے جو پریتوریَن کہلاتا ہے اور ساری پلٹن کو بلا لائے۔(۱۷) انہوں نے آپ کو ارغوانی چوغہ پہنایا اور کانٹوں کا تاج بنا کر آپ کے سر پر رکھا۔(۱۸) آپ کو سلام کرنے لگے کہ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب!۔(۱۹) اور وہ آپ کے سر پر سر کنڈا مارتے اور آپ پر تھوکتے اور گھٹنے ٹیک ٹیک کر آپ کو سجدہ کرتے رہے۔(۲۰) جب آپ کو ٹھٹھوں میں اڑا چکے تو آپ پر سے ارغوانی چوغہ اتار کر آپ ہی کے کپڑے آپ کو پہنائے۔ پھر آپ کو مصلوب کرنے کو باہر لے گئے۔

تصلیب

(۲۱)شمعون نام ایک کرینی آدمی سکندر اور روفس کو والد دیہات سے آتے ہوئے ادھر سے گزرا۔ انہوں نے اسے بیگار میں پکڑا کہ آپ کی صلیب اٹھائے۔(۲۲) اور وہ آپ کو مقام گلگتا پر لائے جس کا ترجمہ کھوپڑی کی جگہ ہے۔(۲۳) اور مُر ملی ہوئی مے آپ کو دینے لگے مگر آپ نے نہ لی۔(۲۴) انہوں نے آپ کو مصلوب کیا اور آپ کے کپڑوں پر قرعہ ڈال کر کہ کس کو کیا ملے انہیں بانٹ لیا۔(۲۵) اور پہر دن چڑھا تھا جب انہوں نے آپ کو مصلوب کیا۔(۲۶) آپ کا الزام لکھ کر آپ کے اوپر لگا دیا گیا کہ یہودیوں کا بادشا (۲۷) انہوں نے آپ کے ساتھ دو ڈاکوؤں کو ایک کو دہنی اور ایک آپ کی بائیں طرف مصلوب کئے۔(۲۸) (تب اس مضمون کا وہ نوشتہ کہ آپ بدکاروں میں گنے گئے پورا ہوا)۔(۲۹) اور راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر آپ پر لعن طعن کرتے اور کہتے تھے کہ واہ! بیت اللہ کے ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے والے (۳۰) صلیب پر اتر کر اپنے تیئں بچاؤ۔(۳۱) اسی طرح امام اعظم بھی فقیہوں کے ساتھ مل کر آپس میں ٹھٹھے سے کہتے تھے آپ نے اوروں کو بچایا۔ اپنے تیئں نہیں بچا سکتے۔(۳۲) اسرائیل کا بادشاہ مسیح اب صلیب پر سے اتر آئیں تاکہ ہم دیکھ کر ایمان لائیں اور جو آپ کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے وہ آپ پر لعن طعن کرتے تھے۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کی شہادت مبارک

(۳۳) جب دوپہر ہوئی تو تمام ملک میں اندھیرا چھا گیا اور تیسرے پہر تک رہا (۳۴) تیسرے پہر کو سیدنا عیسیٰ بڑی آواز سے چلائے کہ الوہی الوہی لما شبقتنی؟ جس کا ترجمہ ہے اے میرے خدا اے میرے خدا آپ نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ (۳۵) جو پاس کھڑے تھے ان میں سے بعض نے یہ سن کر کہا دیکھو وہ الیاس کو بلاتے ہیں۔(۳۶) ایک نے دوڑ کر سپنج کو سرکہ میں ڈبویا اور سر کنڈے پر رکھ کر آپ کو چسایا اور کہا ٹھہر جاؤ۔ دیکھیں تو الیاس انہیں اتارنے آتا ہیں یا نہیں۔(۳۷) پھر سیدنا عیسیٰ نے بڑی آواز سے چلا کر دم دے دیا۔(۳۸) بیت اللہ کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔(۳۹) صوبہ دار آپ کے سامنے کھڑا تھا اس نے آپ کو یوں دم دیتے ہوئے دیکھ کر کہا بے شک یہ آدمی ابن اللہ ہے۔(۴۰) اور کئی عورتیں دُور سے دیکھ رہی تھیں۔ ان

میں مریم مگدلینی اور چھوٹے یعقوب اور یوسیس کی والدہ مریم اور سلومی تھیں۔(۴۱) جب آپ گلیل میں تھے تو یہ آپ کے پیچھے ہولیتی اور آپ کی خدمت کرتی تھیں اور وہ بھی بہت سی عورتیں تھیں جو آپ کے ساتھ یروشلیم میں آئی تھیں۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کی تدفینِ مبارک

(۴۲) جب شام ہو گئی تو اس کے لئے تیاری کا دن تھا جو سبت سے ایک دن پہلے ہوتا ہے۔(۴۳) ارمتیہ کا رہنے والا یوسف آیا جو عزت دار مشیر اور خود بھی پروردگار کی بادشاہی کا منتظر تھا اس نے جرات سے پیلاطس کے پاس جا کر آپ کی جسمِ مبارک مانگا۔(۴۴) پیلاطس نے تعجب کیا کہ آپ ایسے جلد وفات پا گئے اور صوبہ دار کو بلا کر آپ سے پوچھا کہ آپ کو وفات پائے ہوئے دیر ہو گئی ؟ (۴۵) جب صوبہ دار سے حال معلوم کرلیا تو جسمِ مبارک یوسف کو دلادی۔(۴۶) آپ نے ایک مہین چادر مول لی اور جسمِ مبارک کو اتار کر چادر میں کفنایا اور ایک قبر کے اندر جو چٹان میں کھودی گئی تھی رکھا اور قبر کے منہ پر ایک پتھر لڑھکا دیا۔(۴۷) بی بی مریم مگدلینی اور یوسیس کی والدہ بی بی مریم دیکھ رہی تھیں کہ آپ کہاں رکھے گئے ہیں۔

رکوع ۱۶

مردوں میں سے جی اٹھنا

(۱) جب سبت کا دن گذر گیا تو بی بی مریم مگدلینی اور حضرت یعقوب کی والدہ ماجدہ بی بی مریم اور بی بی سلومی نے خوشبودار چیزیں مول لیں تا کہ آکر آپ پر ملیں۔(۲) وہ ہفتہ کے پہلے دن بہت سویرے جب سورج نکلا ہی تھا قبر پر آئیں۔(۳) اور آپس میں کہتی تھیں کہ ہمارے لئے پتھر کو قبر کے منہ پر سے کون لڑھکائے گا؟(۴) جب انہوں نے نگاہ کی تو دیکھا کہ پتھر لڑھکا ہوا ہے کیونکہ وہ بہت ہی بڑا تھا۔(۵) قبر کے اندر جا کر انہوں نے ایک جوان کو سفید جامہ پہنے ہوئے دہنی طرف بیٹھے دیکھا اور نہایت حیران ہوئیں۔(۶) اس نے ان سے کہا ایسی حیران نہ ہو۔ تم عیسیٰ ناصری کو جو مصلوب ہوا تھا ڈھونڈتی ہو۔ وہ جی اٹھے ہیں۔ وہ یہاں نہیں ہیں۔ دیکھو یہ وہ جگہ ہے جہاں انہوں نے عیسیٰ ناصری کو رکھا تھا۔(۷) لیکن تم جا کر اس کے صحابہ کرام اور پطرس سے کہو کہ وہ تم سے پہلے گلیل کو جائیں گے۔ تم وہیں اسے دیکھو گے جیسا اس نے تم سے کہا۔(۸) وہ نکل کر قبر سے بھاگیں کیونکہ لرزش اور ہیبت ان پر غالب آ گئی تھی اور انہوں نے کسی سے کچھ نہ کہا کیونکہ وہ ڈرتی تھیں۔

سیدنا عیسیٰ المسیح بی بی مریم مگدلینی پر ظاہر ہوتے ہیں

(۹) ہفتہ کے پہلے روز جب آپ سویرے جی اٹھے تو پہلے بی بی مریم مگدلینی کو جس میں سے آپ نے سات بدروحیں نکالی تھیں دکھائی دئیے۔(۱۰) اس نے جا کر آپ کے ساتھیوں کو جو ماتم کرتے اور روتے تھے خبر دی۔(۱۱) انہوں نے یہ سن کر کہ آپ جیتے ہیں اس نے آپ کو دیکھا ہے یقین نہ کیا۔

منجئی عالمین سیدنا عیسیٰ المسیح دو صحابہ کرام پر ظاہر ہوتے ہیں

(۱۲) اس کے بعد آپ دوسری صورت میں ان میں سے دو کو جب وہ دیہات کی طرف پیدل جارہے تھے دکھائی دیئے۔(۱۳) انہوں نے بھی جا کر باقی لوگوں کو خبر دی مگر انہوں نے ان کا بھی یقین نہ کیا۔

گیارہ صحابہ کرام پر ظہور

(۱۴) پھر آپ ان گیارہ کو بھی جب کھانا کھانے بیٹھے تھے دکھائی دیئے اور آپ نے ان کی بے اعتقادی اور سخت دلی پر ان کو ملامت کی کیونکہ جنہوں نے آپ کے جی اٹھنے کے بعد آپ کو دیکھا تھا انہوں نے ان کا یقین نہ کیا تھا۔(۱۵) آپ نے ان سے فرمایا تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی تبلیغ کرو۔(۱۶) جو ایمان لائے اور اصطباغ لے وہ نجات پائے گا اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا۔(۱۷) ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔(۱۸) نئی نئی زبانیں بولیں گے۔سانپوں کو اٹھالیں گے اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پیئں گے تو انہیں کچھ ضرر نہ پہنچے گا۔وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو اچھے ہوجائیں گے۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کا آسمان پر اٹھایا جانا

(۱۹) غرض مولا سیدنا عیسیٰ ان سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھائے گئے اور پروردگار کی دہنی طرف بیٹھ گئے۔(۲۰) پھر انہوں نے نکل کر ہر جگہ تبلیغ کی اور خداوند تعالیٰ ان کے ساتھ کام کرتے رہے اور کلام کو ان معجزوں کے وسیلہ سے جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے ثابت کرتے رہے۔آمین۔